بیادگار صد سالہ عرسِ رضوی ۱۴۴۰ھ

مجددِ اسلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ العزیز (م: ۱۳۴۰ھ)
کی تعلیمات وفتاویٰ کا ایک حسین گلدستہ

امام احمد رضا
اور
اُن کی تعلیمات

از

مولانا محمد عبد المبین نعمانی قادری

دار العلوم قادریہ، چریاکوٹ، مئو، یوپی

ناشر

المجمع الاسلامی، ملت نگر، مبارک پور، اعظم گڑھ، یوپی۔ انڈیا

سلسلۂ اِشاعت نمبر[۱۷۷]

تفصیلات

کتاب : امام احمد رضا اور اُن کی تعلیمات

موضوع : فروغِ سنت اور اصلاحِ ملت

تالیف : مولانا محمد عبدالمبین نعمانی قادری

nomaniqadri@gmail.com

طبع اوّل : ۱۴۲۸ھ - ۲۰۰۷ھ (بارہ سو) [مالیگاؤں]

طبع دوم : ۱۴۳۴ھ - ۲۰۱۳ھ (گیارہ سو) [بھیونڈی]

طبع سوم : ۱۴۳۴ھ - ۲۰۱۳ھ (بائیس سو) [مبارکپور]

طبع چہارم: ۱۴۴۰ھ - ۲۰۱۸ھ (بائیس سو) [مبارکپور] (اضافہ شدہ)

صفحات : چونسٹھ (۶۴)

قیمت : ساٹھ روپے۔ /Rs. 60

ناشر : المجمع الاسلامی، ملت نگر، مبارک پور (276404) اعظم گڑھ

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عکسِ حیات: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری محدث بریلوی قدس سرہ العزیز چودہویں صدی کے مجدد اور امام تھے ۱۰؍شوال ۱۲۷۲ھ/ ۱۴؍جون ۱۸۵۶ء کو بریلی (یوپی) میں پیدا ہوئے، اور ۲۵؍صفر ۱۳۴۰ھ/ ۱۹۲۱ء کو اس دنیائے فانی سے عالم جاودانی کی طرف کوچ کر گئے۔ اڑسٹھ (۶۸) سالہ مختصر عمر میں آپ نے احیاو تجدید دین کے جو کارہائے نمایاں انجام دیے، دنیائے علم و ادب انگشت بدنداں ہے۔

کون سا علم ہے جس پر امام احمد رضا نے قلم نہیں اٹھایا، تفسیر وحدیث اور فقہ کے تو امام ہی تھے، علم ریاضی، ہیأت، توقیت اور فلسفہ قدیمہ وجدیدہ (سائنس) پر بھی آپ کو مہارت تامہ حاصل تھی، پچاس سے زیادہ علوم وفنون میں ایک ہزار کے قریب آپ کی مطبوعہ وغیر مطبوعہ تصانیف حواشی اور تعلیقات آپ کی جلالت علمی پر شاہد عدل ہیں۔ آپ کے فتاویٰ کی بارہ ضخیم جلدیں منصۂ شہود پر آچکی ہیں، جو جدید ترتیب و ترجمہ کے ساتھ تیس جلدوں میں پھیلی ہوئی ہیں۔

آپ نے اپنی تصانیف میں جو احادیث نقل کی ہیں ان کو دستیاب تصانیف سے اخذ کر کے فاضل جلیل حضرت مولانا محمد حنیف خاں مصباحی بریلوی نے مرتب کر کے دس جلدوں میں شائع کر دیا ہے، جن میں آخر کی تین جلدیں تفسیری مضامین پر مشتمل ہیں۔ یہ کتاب امام احمد رضا کے محدثانہ مقام کو سمجھنے کے لیے بڑی اہمیت کی حامل ہے۔

یوں ہی فاضل نوجوان مولانا محمد عیسیٰ رضوی دیناجپوری نے ’امام احمد رضا اور علم حدیث‘ کے نام سے چھ (۶) جلدوں میں ایک مجموعہ احادیث مرتب فرمایا ہے، جس کی تین جلدیں رضوی کتاب گھر مٹیا محل دہلی سے شائع ہو چکی ہیں۔ باقی جلدیں منتظر طبع ہیں۔

موصوف نے فتاویٰ رضویہ اور دیگر تصانیف کو سامنے رکھ کر احادیث کو لیا ہے اور فہرست موضوع کے اعتبار سے بنائی ہے۔ یہ کتاب بھی امام احمد رضا کے محدثانہ مقام کو آشکارا کر رہی ہے۔ ہر ہر کتاب کا تعارف بھی مرتب نے قلم بند کر دیا ہے جو ایک خاص چیز ہے۔

امام احمد رضا سے متعلق یہ باتیں مزید نوٹ کرنے کے لائق ہیں کہ آپ نے تقریباً چودہ سال کی عمر میں علوم مرجہ سے فراغت پالی تھی، اور مسند افتا پر بیٹھ کر فتوے کا کام شروع کر دیا تھا۔ آپ نے تمام علوم اپنے والد گرامی عمدۃ المحققین حضرت مولانا نقی علی خاں بریلوی قدس سرہ (متوفی ۱۲۹۷ھ) سے ہی حاصل کیے۔ ابتدائی تعلیم مولانا مرزا غلام قادر بیگ سنی بریلوی علیہ الرحمہ سے حاصل کی، اور ریاضی کی تعلیم مولانا عبد العلی رامپوری سے اور علم تکسیر وغیرہ میں تاجدار مارہرہ قطب ارشاد حضرت مولانا سید شاہ ابوالحسین احمد نوری علیہ الرحمہ (متوفی ۱۳۲۴ھ) سے اِستفادہ فرمایا۔

آپ نے مدۃ العمر کبھی کسی مدرسہ یا اسکول میں داخلہ لے کر تعلیم حاصل نہیں کی۔ شہر سے باہر کہیں کسی مدرسہ میں جا کر تعلیم حاصل کرنے کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ آپ کا علم لدنی تھا۔ بعض لوگ اس سلسلے میں بالکل بے بنیاد اور بے دلیل باتیں اپنی طرف سے گڑھ کر لکھتے اور صریح جھوٹ بولتے ہیں۔ انصاف پسند حضرات اور اہل علم وتحقیق کو کم از کم اس قسم کی سنی سنائی باتوں پر قطعاً توجہ نہیں دینی چاہیے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ چونکہ اپنے عہد کے سب سے بڑے اور سب سے زیادہ ذمہ دار عالم تھے، مفتی شرع تھے، اور مجدد ملت بھی، اس لیے آپ نے وقت کے تمام ہی فتنوں کا سدباب کیا، اور تمام گمراہ فرقوں کا رد کرتے ہوئے مسلک اہلسنّت و جماعت کی بھرپور تائید وحمایت فرمائی، یعنی اسلاف کرام اور بزرگان دین ہی کے مسلک کی ترجمانی کی۔

مرزا غلام احمد قادیانی پنجابی نے جب نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تو سب سے پہلے آپ نے ہی اس کا شدید رد فرمایا، اور اس کے خلاف متعدد کتابیں تصنیف فرمائیں۔ یوں ہی آپ کے صاحب زادگان اور خلفا و تلامذہ نے بھی اس فتنے کا ڈٹ کر مقابلہ کیا، اور اس سلسلے میں تصانیف یادگار چھوڑیں۔

اسی طرح جب روافض نے سر ابھارا، صحابہ کرام کی توہین کی، اپنے گمراہ کن عقائد کا پرچار کیا تو اعلیٰ حضرت نے ان کا بھی رد کیا، اور متعدد کتابیں ان کے رد میں تصنیف کیں۔ یوں ہی شیعوں کے ایک فرقہ مفضِّلہ کا بھی رد فرمایا، جو تفضیل علی کا قائل تھا یعنی حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو تمام صحابہ سے افضل مانتا تھا۔

قرآن پاک کے تراجم تو فارسی اور اردو میں بہت منظر عام پر آئے اور آرہے ہیں مگر آپ نے عشق و ایمان میں ڈوب کر جو ترجمۂ قرآن کنزالایمان اپنے خلیفہ وتلمیذ صدر الشریعہ علامہ محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ (متوفی ۱۳۶۷ھ) [مصنف بہار شریعت وفتاویٰ امجدیہ] کے ہاتھوں قلم بند کرایا ہے وہ علوم ومعارف اور عشق ومحبت کا گنجینہ ہے۔ اس کی سطر سطر آپ کے علمی مقام ومرتبے کی سچی تصویر ہے۔ اس ترجمے کو دیکھنے کے بعد تمام دیگر تراجم پھیکے نظر آتے ہیں۔

آپ کا یہ ترجمہ ایک طرف اردو زبان وادب کا شاہکار ہے تو دوسری طرف قرآن حکیم کی صحیح ترین ترجمانی کا منہ بولتا ثبوت بھی، نیز ایجاز بیانی میں بھی یہ ترجمۂ قرآن اپنی مثال آپ ہے۔

یہ بات بھی توجہ کے لائق ہے کہ آج پوری دنیا میں کوئی ترجمۂ قرآن کثرتِ اشاعت میں اس کا مقابل نہیں۔ دنیا کی کئی زبانوں میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ طویل تفسیری مباحث کو چند لفظوں میں سمیٹ کر بیان کرنا بڑے کمال کی بات ہے، اور اس کا ثبوت اہل علم کو ’کنزالایمان‘ میں جگہ جگہ ملے گا۔

شعر وادب میں آپ نے جو گل بوٹے کھلائے ہیں۔ اور نعتیہ شاعری کے فروغ میں جیسا کچھ نمونہ چھوڑا ہے، اہل علم عش عش کر اٹھتے ہیں اور وجدان جھوم جھوم جاتے ہیں۔ جس کسی کو فن اور کمال سخن وری کا مشاہدہ کرنا ہو وہ آپ کے مجموعۂ کلام ’حدائق بخشش‘ (اول دوم) کو مطالعہ میں رکھے، اور فیصلہ کرے کہ کیسی کیسی نادر تشبیہات و استعارات سے آپ نے کام لیا ہے، ساتھ ہی عشق و محبت رسول کی کیسی شمع جلائی ہے کہ ایک ایک شعر آتش عشق کو بھڑ کا تا اور تیز کرتا نظر آتا ہے۔ ذرا چند اشعار ملاحظہ کریں اور جذبۂ تحسین کو مہمیز دیں۔

طوبیٰ میں جو سب سے اونچی نازک سیدھی نکلی شاخ
مانگوں نعت نبی لکھنے کو روح قدس سے ایسی شاخ

کانٹا مرے جگر سے غم روزگار کا   یوں کھینچ لیجیے کہ جگر کو خبر نہ ہو

دنداں کا نعت خواں ہوں نہ پایاب ہو گی آب
ندی گلے گلے مرے آبِ گہر کی ہے

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں   تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں
دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں

پوچھتے کیا ہو عرش پر یوں گئے مصطفیٰ کہ یوں
کیف کے پر جہاں جلیں کوئی بتائے کیا کہ یوں

جان ہے عشق مصطفیٰ روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزا نازِ دوا اٹھائے کیوں

وہ کمالِ حُسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے، یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

پل سے اُتارو راہ گزر کو خبر نہ ہو   جبریل پَر بچھائیں تو پَر کو خبر نہ ہو

حدائق بخشش پڑھتے جائیے اور سر دھنتے جائیے۔ وہ روانی وہ سلاست اور حسن ادا کی وہ کرشمہ آرائی کہ زبان و بیان کو بھی پسینہ آئے۔ آج کہا جاتا ہے کہ فنکاری اور شریعت کی پاسداری دونوں کا جمع ہونا ممکن نہیں یا بہت مشکل ہے۔ اس کے جواب میں مذکورہ اشعار پڑھیے اور پھر امام احمد رضا کا یہ شعر سامنے رکھیے جو حقیقت کی غمازی کرتا نظر آرہا ہے۔

جو کہے شعر و پاسِ شرع دونوں کا حسن کیونکر آئے
لا اسے پیشِ جلوۂ زمزمۂ رضا کہ یوں

امام احمد رضا کی حیات و خدمات کا تو ہر گوشہ اس لائق ہے کہ اس کو دیکھا پڑھا اور سبق حاصل کیا جائے، مگر امام احمد رضا کے تجدیدی کارنامے بطور خاص ہمیں اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ تجدیدی کارناموں میں سرفہرست یہ بات آتی ہے کہ آپ نے پیارے آقا کی شان میں گستاخی کرنے اور اس کو پھیلانے والوں کو بخشا نہیں، اور کوئی بھی عاشق اپنے محبوب کی ناقدری برداشت نہیں کرسکتا، پھر بھی آپ نے جذبۂ اصلاح کے پیش نظر توبہ و رجوع کی دعوت دی مگر صریح کفریات بکنے والوں نے جب توبہ و رجوع میں اپنی شان گھٹتی محسوس کی اور اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ (اسے گناہوں کی ضد چڑھ گئی) کی بنا پر، اَنا کا شکار ہو گئے اور توبہ و رجوع سے روگردانی کی تو پھر ان پر شرعی حکم لگانا آپ کی دینی ذمہ داری تھی، جسے امام احمد رضا نے بہ احسن وجوہ یعنی اچھی طرح نبھایا۔ بس یہی بات بعض لوگوں کو بڑی ناگوار گزری، اور طرح طرح کے الزامات لگانا شروع کردیے۔

مولانا کوثر نیازی جو ایک غیر جانبدار شخصیت کے حامل تھے، لیکن پرکھنے اور سوچ سمجھ

کر بات کرنے کے عادی تھے، تحریر کرتے ہیں اور سچی بات کہتے ہیں :

'کہا جاتا ہے کہ امام احمد رضا بہت متشدد تھے، انہوں نے اپنی کتابوں میں بڑے بڑے علما اور اکابر کو کافر ٹھہرایا ہے؛ مگر میں کہتا ہوں یہی ایک بات تو انہیں دوسرے مکاتب فکر کے مقابلے میں ممیّز و مشخّص (یعنی ممتاز) کرتی ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے یہاں اکثر لوگ انہیں بریلوی نامی ایک فرقے کا بانی سمجھتے ہیں، حالانکہ وہ اپنے مسلک کے اعتبار سے صرف حنفی اور سلفی (یعنی اسلاف کرام کے نقش قدم پر) ہیں اور بس۔ ان کے مقابلے میں جن لوگوں کو دیوبندی کہا جاتا ہے، فقہی مسلک اور اکثر و بیشتر دوسرے مسائل میں وہ بھی وہی نقطہ نظر رکھتے ہیں جو مولانا احمد رضا خان بریلوی کا ہے، پیری مریدی ان کے ہاں بھی پائی جاتی ہے، فیض قبور کا وہ بھی اعتراف کرتے ہیں، عدم تقلید (غیر مقلدیت) کے وہ بھی مخالف ہیں، امام ابوحنیفہ کی فقہ کو دوسرے تمام فقہی اصولوں پر وہ بھی ترجیح دیتے ہیں۔ اصل جھگڑا یہاں سے چلا کہ ان کے بعض اکابر کی خلافِ احتیاط تحریروں کو امام رضا نے قابل اعتراض گردانا، اور چونکہ معاملہ عظمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا، توہین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بنیاد پر انہیں فتووں کا نشانہ بنایا دیکھا جائے تو یہی فتوے امام بریلوی اور ان کے مکتب فکر کے جداگانہ تشخص کا مدار ہیں۔ جس تشدد کی دہائی دی جاتی ہے وہی ان کی ذات کی پہچان اور پوری حیات کا عرفان ہے۔ وہ فنافی الرسول تھے، اس لیے ان کی غیرتِ عشق احتمال کے درجے میں بھی توہین رسول کا کوئی خفی سے خفی پہلو بھی برداشت کرنے کو تیار نہ تھی۔ دم آخریں اپنے عقیدتمندوں اور وارثوں کو جو وصیت کی وہ بھی یہی تھی کہ :

'جس سے اللہ و رسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ، پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو، فوراً اس سے جدا ہو جاؤ، جس کو بارگاہ رسالت میں ذرا بھی گستاخ

دیکھو، پھر وہ کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو اسے اپنے اندر سے دودھ کی مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو'...... (وصایا شریف) (۱)

گویا امام احمد رضا عشق رسالت کے داعی تھے اور خود بھی بڑے سچے عاشق رسول تھے۔ وہ فرماتے ہیں ۔

جان ہے عشق مصطفیٰ روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزا ناز دوا اٹھائے کیوں

چنانچہ آپ نے عشق کے پرچار اور دشمنان مصطفیٰ کی سرکوبی میں کسی لومۃِ لائم کی پرواہ نہ کی اپنی عزت و آبرو کی بھی پرواہ نہ کی، بس اپنے محبوب، محبوبِ رب العٰلمین کی مدح وثنا میں رطب اللسان رہے۔ انہیں کا گن گاتے رہے، اور ساری زندگی عظمت مصطفیٰ سے کھیل کرنے والوں، ان کی شان میں گستاخیاں کرنے والوں سے نبرد آزما اور برسر پیکار رہے۔ دراصل آپ کا مطمح نظر یہ تھا کہ ۔

فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَتِي وَعِرْضِي
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ ﷺ

'یعنی میرے ماں باپ اور میری عزت و آبرو، سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ناموس کے لیے ڈھال ہیں'۔

یہ عشق ہی کی کرشمہ سازی تھی کہ زندگی بھر آپ سنت رسول ہی کی دعوت دیتے رہے اور خود بھی سنتوں کے سخت پابند تھے، مردہ سنتوں کا زندہ کرنا بھی آپ کا بڑا کارنامہ ہے، جو سنتیں متروک ہو جاتی ہیں اور شریعت کے جن مسائل پر عمل ترک کر دیا جاتا ہے، ان کی تجدید اور احیا آسان کام نہیں ہوتا پورے ماحول سے ٹکر لینی پڑتی ہے، عوام تو عوام اہل علم

(۱) امام احمد رضا ایک ہمہ جہت شخصیت، ص۱۹، از مولانا کوثر نیازی، مطبوعہ رضا اسلامک مشن، بنارس۔

سے بھی معاملہ پڑتا ہے جن کی بے توجہی سے یا کسی مصلحت یا مداہنت کی وجہ سے سنّتیں متروک ہوجاتی ہیں تو پھران کی اَنا کا بھی مسئلہ آڑے آتا ہے اورعلم کا طمطراق بھی ان کی پشت پناہی کے لیے میدان میں اتر آتا ہے۔

جمعہ کی اذانِ ثانی کا خارج مسجد کرانا امام احمد رضا کا ایسا ہی کارنامہ ہے جس کے لیے انہیں بڑے جاں گسل حالات سے دوچار ہونا پڑا، لیکن فتح آخر میں عشق اور ہمت مردانہ کو ہی حاصل ہوئی، کیوں نہ ہو کہ امام احمد رضا عشق میں کامل تو تھے ہی، علم وفن کے بھی ایسے بادشاہ تھے کہ ان کے سامنے نہ ان کے عہد میں کوئی آسکا، نہ ہی آج تک ان کا ہم پلہ کوئی نظر آیا۔

امام احمد رضا سنی تھے، اہلسنّت کے امام تھے اورسنتوں کے فروغ میں ہمہ تن مصروف بھی۔آپ کی زندگی کا گوشہ گوشہ اس کا گواہ ہے۔یہی وجہ ہے کہ بدعات وخرافات اورغلط وغیرشرعی رسم ورواج کے سخت مخالف تھے۔بعض لوگ جوان کا رشتہ بدعت سے جوڑتے ہیں وہ سخت غلط فہمی کا شکار ہیں یا جان بوجھ کر جھوٹ بولتے ہیں اورشرماتے بھی نہیں۔ایسے ہی لوگوں پر تنقید کرتے ہوئے مولانا کوثر نیازی رقم طراز ہیں :

’کیا ستم ظریفی ہے کہ جوردبدعات میں شمشیر برہنہ تھا اسے خود حامیِ بدعات قرار دیا گیا، ان کے افکار وفتاویٰ کا مطالعہ کیا جائے تو صاف نظر آتا ہے کہ جتنی سخت مخالفت، خلافِ پیمبر راہ گزینی (یعنی نبی کے راستے کے خلاف چلنے) کی انہوں نے کی شاید ہی کسی اور نے کی ہو۔ان کے ایک معاصر حضرت خواجہ حسن نظامی دہلوی نے ’مرشد کو سجدۂ تعظیمی‘ کے نام سے ایک کتابچہ لکھا تو امام رضا نے ’حرمت سجدۂ تعظیمی‘ کے نام سے اس کا جواب لکھا اورسو سے زیادہ آیات و احادیث سے اسے حرام ثابت کیا‘۔(۱)

(۱) امام احمد رضا ایک ہمہ جہت شخصیت،ص۱۸۔

لیکن افسوس کہ آج قبر کے سوداگروں، ہنوداوربعض جاہلوں کے غلط عمل کو امام احمد رضا بریلوی کی طرف منسوب کرنے کا گھنونا کھیل کھیلا جارہا ہے، اورانھیں بدنام کرنے کی ناپاک کوشش کی جارہی ہے۔الحمدللہ اب مطلع صاف ہورہا ہے، حقائق سامنے آرہے ہیں اورانصاف پسند حضرات اعترافِ حقیقت پر مجبور ہورہے ہیں۔

قبروں پر چراغاں اورچادر کے متعلق موصوف لکھتے ہیں :

’اسی طرح ہمارے یہاں قبروں پر چراغاں کیا جاتا ہے، مگر امام رضا قبروں، پر چراغ جلانے کو بدعت قرار دیتے ہیں، صرف اس صورت کے جواز کے قائل ہیں کہ جب قبر راستے میں ہو یا مسجد میں، اوراس کی روشنی سے مسافروں اورنمازیوں کو فائدہ پہنچ سکتا ہو۔آج کل مزاروں پر منوں اورٹنوں کے حساب سے چادریں چڑھانے کا رواج ہے اور یہ چادریں عام طور پر وزیروں اور امیروں کی دستار بندی میں صرف کی جاتی ہیں، (یا پھر انھیں آمدنی کا ایک ذریعہ بنالیا جاتا ہے)، امام رضا قبر پر صرف ایک چادر چڑھانے کی حد تک اس کے جواز کے قائل ہیں، ڈھیروں چادریں چڑھانے کو بطور رسم جائز نہیں سمجھتے، لکھتے ہیں:

’جو دام اس میں صرف کریں ولی اللہ کی روح مبارک کو ایصال ثواب کے لیے محتاج کو دیں‘۔

ناواقف لوگ آج کل کی قوالیوں کو بھی امام رضا کے مکتب فکر کی پہچان قرار دیتے ہیں، مگر آپ نے اپنے رسالہ ’مسائل سماع‘ میں ان قوالیوں کو ناجائز ٹھہرایا ہے، جنھیں مزامیر کے ساتھ سنا جاتا ہے‘۔(۱)

(۱) امام احمد رضا ایک ہمہ جہت شخصیت،ص۱۸۔

غرضیکہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے اپنے دور میں پائی جانے والی تمام خلاف سنت روایات کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ اور تمام بدعات وخرافات کے خلاف قلمی جہاد فرمایا، تفصیل کے لیے مولانا یٰسٓ اختر مصباحی کی کتاب ’امام احمد رضا اور رد بدعات ومنکرات‘ کو ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

اسی مجدد و مصلح امت کے ارشادات و تعلیمات کا ایک مختصر مجموعہ ’ارشادات اعلیٰ حضرت‘ بھی ہے جس کو عام فہم انداز میں تلخیص و ترجمہ کے ساتھ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی گئی ہے جو راقم الحروف کے ابتدائی دور کے مطالعہ کا خلاصہ ہے، اسے بھی عام کرنے گھر گھر پہنچانے کی ضرورت ہے، تاکہ اس مجددِ برحق اور امام عشق و محبت کی تعلیمات عام ہوں اور قوم کی اصلاح بھی ہو سکے۔

ذیل میں امام موصوف کے اصلاحی اور تجدیدی کارناموں کا ایک مختصر خاکہ پیش کیا جاتا ہے جس سے انصاف پسند حضرات بخوبی اندازہ لگاسکیں گے کہ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی فکر کیا تھی اور ان کا موقف ومسلک کیا تھا۔ امید کہ سنی سنائی باتوں کے مقابلے میں حقائق کو اہمیت اور ترجیح دی جائے گی۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے یہ افکار ان عقیدت مندوں کے لیے بھی درس عبرت و قابل عمل ہیں جو اعلیٰ حضرت سے عقیدت ومحبت کا تو خوب اظہار کرتے اور ان کے مسلک کا نعرہ بھی لگاتے ہیں لیکن عمل کے میدان میں بہت پیچھے ہیں۔ آج افکارِ رضا کو عام کرنے کی بھی ضرورت ہے اور ان پر عمل کرنے کی بھی۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے اپنے عہد میں جن اصلاحی افکار کو عام کیا تھا اور ردّ بدعات ومنکرات میں جو نمایاں کارنامہ انجام دیا تھا ان کو اختصار کے ساتھ بیان کیا جارہا ہے۔ قبولِ حق کے لیے دل کے دروازے کھول کر انھیں ملاحظہ کیا جائے۔

شریعت وطریقت

بعض جھوٹے صوفی شریعت وطریقت میں تفریق کرتے ہیں تاکہ ان کو کھل کر بدعملی بلکہ بے عملی کا موقع مل جائے۔ ان کا رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

’شریعت تمام احکام جسم و جان و روح وقلب اور جملہ علوم الٰہیہ و معارف نا متناہیہ کو جامع ہے جن میں سے ایک ٹکڑے کا نام طریقت و معرفت ہے، ...... والہذا باجماع قطعی جملہ اولیائے کرام تمام حقائق کو شریعت مطہرہ پر عرض (پیش) کرنا فرض ہے، اگر شریعت کے مطابق ہوں حق ومقبول ہیں ورنہ مردود ومخذول ......پھر فرماتے ہیں :

طریقت میں جو کچھ منکشف ہوتا ہے شریعت ہی کی اتباع کا صدقہ ہے، ورنہ بے اتباعِ شرع بڑے بڑے کشف راہبوں جوگیوں سناسیوں کو ہوتے ہیں پھر وہ کہاں تک لے جاتے ہیں اسی نار جحیم (جہنم کی آگ) وعذابِ الیم (دردناک عذاب) تک پہنچاتے ہیں ......شریعت منبع ہے اور طریقت اس میں سے نکلا ہوا ایک دریا بلکہ شریعت اس مثال سے بھی متعالی (بلند) ہے۔

تفصیل کے لیے ’مقال عرفا باعزازِ شرع وعلما‘ از امام احمد رضا کا مطالعہ کریں۔ مذکورہ اقوال اسی کتاب سے ماخوذ ہیں۔

کفر بکنے والوں کا حکم

جو کہے: ’اگر ہندو ہوتے تو بہتر تھا یہ تیس روزے تو نہ رکھنے پڑتے‘۔ یا جو کہے: ’یہ تیس روزے نہیں پوری قید ہے‘ تو ان کا حکم بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں :

یہ دونوں شخص یقیناً کافر مرتد ہیں، اگر عورت رکھتے ہوں تو ان کی عورتیں ان کے نکاح سے نکل گئیں، ان عورتوں کو اختیار ہے کہ بعد عدت جس سے چاہیں نکاح کرلیں۔

یہ کافر اگر توبہ نہ کریں از سرنو اسلام نہ لائیں تو مسلمانوں کو ان سے میل جول حرام، سلام کلام حرام، بیمار پڑیں تو انہیں پوچھنے جانا حرام، مرجائیں تو ان کے جنازے میں شرکت حرام، انہیں غسل دینا حرام، ان پر نماز پڑھنا حرام، ان کا جنازہ کندھے پر رکھنا حرام، جنازے کے ساتھ جانا حرام، مقابر مسلمین (مسلمانوں کے قبرستان) میں دفن کرنا حرام'۔(۱)

فاسق میلا دخواں کا حکم

تارکِ نماز، شرابی، داڑھی کتروانے یا منڈوانے والوں اور موضوع روایات بیان کرنے والوں سے میلاد شریف پڑھوانا اور ان کو منبر پر جگہ دینا کیسا ہے؟ اس سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا:

'افعال مذکورہ سخت کبائر ہیں۔ ان کا مرتکب اشد فاسق و فاجر و مستحق عذاب یزدان وغضب رحمٰن۔ اسے منبر و مسند پر کہ حقیقۃً مسند حضور پرنور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہے تعظیماً بٹھانا اس سے مجلس پڑھوانا، حرام ہے۔ روایات موضوعہ پڑھنا بھی حرام، سننا بھی حرام ایسی مجالس سے اللہ عزوجل وحضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کمالِ ناراض ہیں، ایسی مجالس اور ان کا پڑھنے والا اور اس حال سے آگاہی پا کر بھی حاضر ہونے والا سب مستحقِ غضب الٰہی ہیں'۔(۲)

(۱) فتاویٰ رضویہ، ج ۶/۱۲۹۔
(۲) فتاویٰ رضویہ، جلد نمبر ۱۰، ص ۲۱۸۔

کفار کے میلوں میں جانا کیسا؟

ہندوؤں کے میلوں دسہرہ وغیرہ میں جانے کی بابت فرمایا:

'ان کا میلہ دیکھنے کے لیے جانا مطلقاً ناجائز ہے،......اور اگر تجارت کے لیے جائے تو اگر میلہ ان کے کفر وشرک کا ہے جانا، ناجائز وممنوع ہے کہ اب وہ جگہ ان کا معبد (مندر) ہے اور معبد کفار میں جانا گناہ۔ اور اگر (میلہ) لہو ولعب کا ہے اور خود اس سے بچے نہ اس میں شریک ہو نہ اسے دیکھے نہ وہ چیزیں جو ان کے لہو ولعبِ ممنوع کی ہوں بیچے تو جائز ہے پھر بھی مناسب نہیں کہ ان کا مجمع، ہر وقت محلِ لعنت ہے تو اس سے دوری ہی میں خیر، اور اگر خود شریک ہو یا تماشا دیکھے یا ان کے لہو ممنوع (ناجائز کھیل) کی چیزیں بیچے تو آپ ہی گناہ وناجائز ہے'۔(۱)

سجدۂ تعظیمی کی حرمت

غلط فہمی پھیلائی جاتی ہے کہ بریلی والے قبروں کو سجدہ کرتے ہیں، ہوسکتا ہے کچھ لوگ کرتے ہوں، ہم ان کے ذمہ دار نہیں، ہاں مگر تاجدار بریلی امام احمد رضا قدس سرہ اس کے ہرگز قائل نہیں، نہ ان کے ماننے والے ایسی حرکت کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں اعلیٰ حضرت کا فتویٰ ملاحظہ ہو۔ فرماتے ہیں:

'مسلمان! اے مسلمان! اے شریعت مصطفوی کے تابع فرمان! جان اور یقین جان کہ سجدہ حضرت عزت عَزَّ جَلالُہٗ کے سوا کسی کے لیے نہیں، اس کے غیر کو سجدۂ عبادت تو یقیناً اجماعاً شرکِ مُہین وکفر مبین اور سجدۂ تحیت حرام وگناہ کبیرہ

(۱) عرفان شریعت اول، ص ۲۷-۲۸۔

بالیقین، اس کے کفر ہونے میں اختلافِ علمائے دین، ایک جماعت فقہا سے تکفیر (کافر کہنا) منقول اور عند التحقیق کفر صوری (یعنی صورتاً کفر) پر محمول......

صحابۂ کرام نے حضور کو سجدۂ تحیت کی اجازت چاہی اس پر ارشاد ہوا کہ کیا تمہیں کفر کا حکم دیں...... معلوم ہوا کہ سجدۂ تحیت ایسی قبیح چیز ہے جسے کفر سے تعبیر فرمایا...... جب خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے سجدۂ تحیت کا یہ حکم ہے پھر اوروں کا کیا ذکر۔(۱)

شرافت قوم پر منحصر نہیں

بہت لوگ اپنی قوم اور برادری پر فخر کرتے ہیں اور شرافتِ عرفی کو بنیاد بنا کر دوسرے مسلمان بھائیوں کو ذلیل سمجھتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ اس سلسلے میں ارشاد فرماتے ہیں :

'شرع شریف میں شرافت قوم پر منحصر نہیں، اللہ عزوجل فرماتا ہے: اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ تم میں زیادہ مرتبے والا اللہ کے نزدیک وہ ہے جو زیادہ تقویٰ رکھتا ہے، ...... ہاں! دربارۂ نکاح اس کا ضرور اعتبار رکھا ہے'۔(۲)

یعنی اونچی برادری والے اپنے کو اونچا سمجھتے ہیں تو سمجھیں لیکن خدا کے نزدیک تو وہی اونچا اور شرافت والا ہے جو تقویٰ و پرہیز گاری میں آگے ہے۔ لہٰذا کسی ایک برادری والے کو اس کی ہرگز اجازت نہیں کہ کسی دوسری برادری یا قوم کو حقیر جانے۔ اس سلسلے میں مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: فتاویٰ رضویہ ج ۵/۹۲/۷، جلد ۳/۲۰۰، ۳۴۶، الملفوظ اول، ص۱۰۔

---

(۱) الزبدۃ الزکیہ لتحریم سجود التحیۃ، ص۵-۱۰، سمنانی میرٹھ۔
(۲) فتاویٰ رضویہ پنجم، ص۲۹۵۔

محرم میں سوگ اور تعزیہ داری

تعزیہ کی اصل تو بس اتنی تھی کہ روضۂ امام عالی مقام سید الشہدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نقشہ بنا کر بطور یادگار گھروں میں رکھا جاتا جیسے کہ خانۂ کعبہ و روضۂ سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نقشے۔ جیسے یہ جائز وہ بھی جائز، لیکن اب روضۂ امام کے نقشے کے ساتھ طرح طرح کی خرافات نے اس کو ممنوع و ناجائز بنا دیا: مثلاً، اس نقشۂ روضہ امام کو قبر امام عالی مقام سمجھنا، اس سے مرادیں مانگنا، اس کے سامنے جھکنا، اس کا طواف کرنا، باجے تاشے سے اس کا جلوس نکالنا، ہر سال اسے مصنوعی کربلا لے جا کر مال ضائع کرنا، نوحہ خوانی و سینہ کوبی، اور پھر اب نقشے بھی ایسے بنائے جاتے ہیں جو روضۂ امام عالی مقام سے کچھ علاقہ نہیں رکھتے نئی نئی تراش اور من گڑھت شکلیں بنالی گئی ہیں اور ان کو روضۂ امام سے تشبیہ دی جاتی ہے...... اس قسم کی تعزیہ داری ظاہر ہے کہ ناجائز ہے کوئی بھی عقل و ہوش والا اس کے جواز کا قائل نہیں، اس لیے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان نے بھی اس کو ناجائز کہا اور اس کے خلاف فتویٰ دیا۔ ملاحظہ ہو رسائل اعلیٰ حضرت: بدر الانوار، رسالہ تعزیہ داری، اور فتاویٰ رضویہ جلد دہم اور الملفوظ شریف جلد دوم، ص ۸۷، عرفان شریعت ص۱۶، وغیرہ۔

سوال ہوا :

(۱) بعض سنت و جماعت عشرۂ محرم (محرم کے دس دنوں) میں نہ تو دن بھر روٹی پکاتے ہیں اور نہ جھاڑو دیتے ہیں کہتے ہیں بعد دفن تعزیہ روٹی پکائی جائے گی۔

(۲) دس دن کپڑے نہیں اتارتے۔

(۳) ماہ محرم میں کوئی شادی بیاہ نہیں کرتے۔

(۴) ان ایام میں سوائے امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے کسی کی نیاز فاتحہ نہیں

دلاتے۔ یہ جائز ہیں یا ناجائز......تو جواب دیا :

'پہلی تینوں باتیں سوگ ہیں اور سوگ حرام ہے، اور چوتھی بات جہالت ہے ...... ہر مہینے میں ہر تاریخ میں ہر ولی کی نیاز اور ہر مسلمان کی فاتحہ ہو سکتی ہے۔'(۱)

قوالی مع مزامیر کا شرعی حکم

ڈھول سارنگی کے ساتھ قوالی کا حکم پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا :

'ایسی قوالی حرام ہے حاضرین سب گنہ گار ہیں، اور ان سب کا گناہ ایسا عرس کرنے والوں اور قوالوں پر ہے، اور قوالوں کا بھی گناہ اس عرس کرنے والے پر بغیر اس کے کہ عرس کرنے والے کے ماتھے قوالوں کا گناہ جانے سے قوالوں پر سے گناہ کی کچھ کمی آئے، یا اس کے اور قوالوں کے ذمہ حاضرین کا وبال پڑنے سے حاضرین کے گناہ میں کچھ تخفیف (کمی) ہو، الخ'(۲)

یہ پورے چار صفحات پر مشتمل تفصیلی فتویٰ ہے جو دلائل سے پُر ہے۔ احکام شریعت کے علاوہ فتاویٰ رضویہ جلد دہم کے متعدد مقامات پر بھی قوالی مع مزامیر کے بارے میں ممانعت کے احکام مرقوم ہیں۔

عورتوں کا مزارات پر جانا کیسا؟

عورتوں کے مزارات اولیا اور عام قبروں پر جانے کے بارے میں سوالات کے جواب میں ارقام فرمایا :

'عورتوں کے مزاراتِ اولیا، مقابر عوام دونوں پر جانے کی ممانعت ہے۔'(۳)

(۱) احکام شریعت اول، ص۷۵۔
(۲) احکام شریعت اول، ص۲۹۔
(۳) احکام شریعت دوم، ص۱۸۔

'اَصَحّ (زیادہ صحیح) یہ ہے کہ عورتوں کو قبروں پر جانے کی اجازت نہیں'۔(۱)

''غُنیہ' میں ہے یہ نہ پوچھو کہ عورتوں کا مزارات پر جانا، جائز ہے یا نہیں بلکہ یہ پوچھو کہ اس عورت پر کس قدر لعنت ہوتی ہے، اللہ کی طرف سے، اور کس قدر صاحب قبر کی جانب سے، جس وقت وہ گھر سے ارادہ کرتی ہے لعنت شروع ہو جاتی ہے، اور جب تک واپس آتی ہے ملائکہ لعنت کرتے رہتے ہیں، ......سوائے روضۂ انور کے کسی مزار پر جانے کی اجازت نہیں، وہاں کی حاضری البتہ سنتِ جلیلہ عظیمہ قریب بواجبات ہے۔ الخ'۔(۲)

طاقوں پر شہید مرد کا عقیدہ محض وہم ہے

بعض لوگ کہتے ہیں فلاں درخت پر شہید مرد ہیں، فلاں طاق میں شہید مرد رہتے ہیں اور اس درخت اور اس طاق کے پاس جا کر ہر جمعرات کو چاول شیرینی وغیرہ پر فاتحہ دلاتے ہیں ہار لٹکاتے ہیں، لوبان سلگاتے ہیں، مرادیں مانگتے ہیں، جب اس کے بارے میں سوال ہوا تو جواب میں ارشاد فرمایا :

'یہ سب واہیات خرافات اور جاہلانہ حماقات و بطالات ہیں، ان کا ازالہ، لازم الخ'۔(۳)

محرم وصفر میں نکاح منع نہیں

عرض کیا گیا: کیا محرم وصفر میں نکاح کرنا منع ہے؟......تو ارشاد فرمایا :

'نکاح کسی مہینہ میں منع نہیں۔ یہ غلط مشہور ہے'۔(۴)

(۱) فتاویٰ رضویہ، ج۴، ص۱۶۵۔
(۲) الملفوظ دوم، ص۱۰۶۔
(۳) احکام شریعت اول، ص۱۳۔
(۴) الملفوظ اول، ص۳۶۔

غلط اور موضوع روایات کارد

بہت سی غلط روایات کتابوں میں مرقوم ہیں اور کچھ عوام میں مشہور، بعض غوث پاک سے متعلق، بعض خلفاے راشدین صحابہ اور اہل بیت سے متعلق، اور بعض خود سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متعلق، ان تمام روایات اور موضوع احادیث کا اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے سخت رد فرمایا ہے اور جن کی واقعی کوئی تاویل بن سکتی تھی اس کی تاویل کی ہے۔

اس سلسلے میں مولانا یٰسٓ اختر مصباحی نے اپنی کتاب 'امام احمد رضا اور رد بدعات و منکرات' میں سولہ صفحات تحریر فرمائے ہیں جب کہ استقصا انہوں نے بھی نہیں کیا ہے، یہ مضمون اور اقتباسات اصل کتاب میں ملاحظہ کیے جاسکتے ہیں، جو فتاویٰ رضویہ، احکام شریعت، عرفان شریعت، فتاویٰ افریقہ اور الملفوظ سے ماخوذ ہیں۔ غرض ہر غلط بات کی تردید حضرت امام احمد رضا کا طرۂ امتیاز ہے اور اسی میں ان کی شان تجدید کا جلوہ آشکار۔

قرآن خوانی پر اجرت

ثواب رسانی کی نیت سے قرآن مجید پڑھ کر اس پر اُجرت لینا اور دینا جائز ہے یا نہیں؟۔ اس کے جواب میں ارشاد فرمایا :

'ثواب رسانی کے لیے قرآن عظیم پڑھنے پر اجرت لینا اور دینا دونوں ناجائز'۔(۱)

اُجرت پر قرآنی خوانی کرنے اور کرانے والے دونوں سبق لیں۔ آج کل یہ وبا بہت عام ہے، ضروری ہے کہ اس سے بچا جائے۔

(۱) فتاویٰ رضویہ، ج۴، ص۲۱۸۔

درود میں اختصار منع ہے

متعدد فتاوے میں درود شریف 'صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم' وغیرہ صیغوں کی جگہ ؐ ۔ صلعم۔ ع۔ وغیرہ لکھنے کو ناجائز و بدعت فرمایا۔ ایک سائل نے سوال میں ایسا اختصار لکھا تو اس کو تنبیہ فرمائی :

'سائل کو جوابِ مسئلہ سے زیادہ نافع یہ بات ہے کہ: درود شریف کی جگہ جو عوام و جہال صلعم، یا ع یا م یا ص یا صللم لکھا کرتے ہیں محض مہمل و جہالت ہے۔ **اَلْقَلَمُ اِحْدَی اللِّسانین** (قلم بھی ایک زبان ہے) جیسے زبان سے درود شریف کے عوض مہمل کلمات کہنا درود کو ادا نہ کرے گا یوں ہی ان مہملات کا لکھنا درود لکھنے کا کام نہ دے گا ایسی کوتاہ قلمی سخت محرومی ہے'۔(۱)

اعلیٰ حضرت کی 'فتاویٰ افریقہ' میں اس کی مزید تفصیل ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

بزرگوں کی تصویروں کا حکم

تصویریں جاندار کی ناجائز ہیں اگر بزرگوں کی تصویریں بنائی اور لگائی جائیں اور زیادہ ناجائز اور گناہ، جہالت سے بعض لوگ بزرگوں کی تصاویر تعظیم کے طور پر آویزاں کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا، حالاں کہ حکم ایسا نہیں اس قسم کے سوالات کے جواب میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے متعدد رسائل تحریر فرمائے: مثلاً، (۱) **عطا یا القدیر فی حکم التصویر** ۔ (۲) **شفاء الوالِہ فی صُوَرالحبیب و مزارہ ونعالہ** ۔ (۳) **بدرالانوار فی آدابِ الآثار** ۔

(۱) فتاویٰ رضویہ، ۴/۵۴۔

عطایا القدیر میں تصاویر کی حرمت پر آیات واحادیث سے دلائل نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں :

'بالقصد تصویر کی عظمت وحرمت (عزت) کرنا اسے معظمِ دینی سمجھنا، اسے تعظیماً بوسہ دینا، سر پر رکھنا، آنکھوں سے لگانا، اس کے سامنے دست بستہ کھڑا ہونا ،اس کے لائے جانے پر قیام کرنا، اسے دیکھ کر سر جھکانا وغیر ذالک افعال تعظیم بجالانا یہ سب سے اخبث اور قطعاً یقیناً اجماعاً اشد حرام وسخت کبیرۂ ملعونہ ہے اور صریح کھلی بت پرستی سے ایک ہی قدم پیچھے ہے، اسے کوئی مسلمان کسی حال میں حلال نہیں کہہ سکتا، اگر چہ لاکھ مقطوع (کٹی ہوئی) یا صغیر (چھوٹی) یا مستور (چھپی ہوئی) ہو، الخ'۔(۱)

مسلمانوں کی قبروں کے آداب

آج کل مسلم قبرستانوں کی بے حرمتی عام ہے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ سے مقابر مسلمین سے متعلق سوالات ہوئے تو ارشاد فرمایا :

'قبروں پر چلنے کی ممانعت ہے نہ کہ جوتا پہننا کہ سخت توہینِ امواتِ مسلمین ہے ہاں جو قدیم راستہ قبرستان میں ہو جس میں قبر نہیں اس میں چلنا جائز ہے، اگر چہ جوتا پہنے ہو۔ قبروں پر گھوڑے باندھنا، چارپائی بچھانا، سونا بیٹھنا سب منع ہے'۔(۲)

دوسری جگہ تحریر فرماتے ہیں :

'قبور مسلمین پر چلنا جائز نہیں۔ ان پر پاؤں رکھنا جائز نہیں یہاں تک کہ ائمہ نے تصریح فرمائی ہے کہ قبرستان میں جو نیا راستہ پیدا ہوا ہو اس میں چلنا حرام ہے،

(۱) عطایا القدیر، ص ۶۷۔
(۲) فتاویٰ رضویہ، ۴/ ۱۰۷۔

اور جن کے اقربا ایسی جگہ دفن ہوں کہ ان کے گرد قبریں ہوگئی ہوں اور اسے ان کی قبور تک، اور قبروں پر پاؤں رکھے بغیر جانا ناممکن ہو، دور ہی سے فاتحہ پڑھے اور پاس نہ جائے'۔(۱)

مزید ایک جگہ فرماتے ہیں :

'قبر پر نماز پڑھنا حرام۔ قبر کی طرف نماز پڑھنا حرام۔ اور مسلمان کی قبر پر قدم رکھنا حرام۔ قبروں پر مسجد بنانا یا زراعت (کھیتی) وغیرہ کرنا حرام'۔(۲)

فرضی قبروں کا حکم

فرضی اور مصنوعی قبر کے بارے میں سوال کے جواب میں فرمایا :

'قبر بلا مقبور (فرضی قبر) کی زیارت کی طرف بلانا اور اس کے لیے وہ افعال (چادریں چڑھانا وغیرہ) کرانا گناہ ہے'۔(۳)

'فرضی مزار بنانا اور اس کے ساتھ اصل کا سا معاملہ کرنا، ناجائز وبدعت ہے، اور خواب کی بات خلافِ شرع امور میں مسموع (سننے کے لائق) نہیں ہوسکتی'۔(۴)

'جس قبر کا یہ بھی حال معلوم نہ ہو کہ یہ مسلمان کی ہے یا کافر کی اس کی زیارت کرنی، فاتحہ دینی ہرگز جائز نہیں کہ قبر مسلمان کی زیارت سنت ہے اور فاتحہ مستحب ،اور قبر کافر کی زیارت حرام ہے اور اسے ایصال ثواب کا قصد کفر......تو جو امر سنت وحرام یا مستحب وکفر میں متردد ہو وہ ضرور حرام وممنوع ہے'۔(۵)

(۱) فتاویٰ رضویہ، ۴/ ۱۰۷۔ (۲) عرفان شریعت، ۲/ ۲۔
(۳) فتاویٰ رضویہ، ۴/ ۱۱۵۔ (۴) ایضاً۔
(۵) فتاویٰ رضویہ، ۴/ ۱۴۱۔

قبر پر شیرینی لے جانا کیسا ہے؟

'مالیدہ وشیرینی خصوصیاتِ عرفیہ میں ہیں، اگر وجوب نہ جانے' حرج نہیں، اورقبر پر لے جانے کی ضرورت نہ اس میں معصیت۔ ہاں اسے شرعاً لازم جانے یا بغیر اس کے فاتحہ کا قبول نہ سمجھے تو یہ اعتقاد فاسد ہے، اس سے احتراز (بچنا) لازم ہے۔ اور لے جائے تو شیرینی قبر پر نہ رکھے'۔(۱)

قبر پر لوبان اگربتی اور چراغ

'عود، لوبان وغیرہ کوئی چیز نفسِ قبر پر رکھ کر جلانے سے احتراز (پرہیز) چاہیے اگرچہ کسی برتن میں ہو، (فال بد کی وجہ سے کہ قبر کے اوپر دھواں اٹھنا اچھا نہیں) ...... اور قریبِ قبر سلگانا اگر وہاں نہ کچھ لوگ بیٹھے ہوں نہ کوئی تالی (تلاوت کرنے والا) یا ذاکر ہو بلکہ صرف قبر کے لیے جلا کر چلا آئے تو ظاہر منع ہے کہ اسراف واضاعت مال (فضول خرچی اور مال ضائع کرنا) ہے'۔(۲)

تبرکاتِ بزرگان دین سے مال کمانا

'تبرکاتِ شریفہ جس کے پاس ہوں ان کی زیارت کرنے پر لوگوں سے اس کا کچھ مانگنا سخت شنیع (برا) ہے۔ جو تندرست ہو، اعضا صحیح رکھتا ہو، نوکری خواہ مزدوری اگرچہ ڈلیا ڈھونے کے ذریعہ سے روٹی کما سکتا ہو، اُسے سوال کرنا حرام ہے، ...... رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، ......غنی یا سکت والے تندرست کے لیے صدقہ (یعنی واجبہ) حلال نہیں'۔(۳)

(۱) فتاویٰ رضویہ:۴/۲۰۸۔ (۲) فتاویٰ رضویہ،۴/۱۴۱۔
(۳) بدر الانوار فی آداب الآثار، ص۳۵، مطبوعہ مبارک پور۔

دعوتِ میت

کسی کے مرنے کے بعد سوم چہلم وغیرہ میں جو عام دعوت ہوتی ہے، اس پر سخت نکیر کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے مستقل ایک رسالہ تصنیف فرمایا 'جلیُّ الصوت لِنَهْیِ الدَّعوَة اَمامَ الموت' جو 'دعوتِ میت' کے نام سے شائع ہے۔ اس میں اور دیگر فتاوے میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے اس کی ممانعت کی ہے۔ فرماتے ہیں :

'مردہ کا کھانا صرف فقرا کے لیے ہے، عام دعوت کے طور پر جو کرتے ہیں یہ منع ہے، غنی (مالدار) نہ کھائے'۔(۱)

'سوم دہم چہلم وغیرہ کا کھانا مساکین کو دیا جائے، برادری کو تقسیم یا برادری کو جمع کر کے کھلانا بے معنی ہے،......کما فی مجمع البرکات'۔

'موت میں دعوت ناجائز ہے'۔(۲)

قرآن سے فال نکالنا کیسا؟

'قرآن عظیم سے فال دیکھنے میں ائمہ مذاہب اربعہ کے چار قول ہیں: بعض حنبلیہ مباح کہتے ہیں، اور شافعیہ مکروہ تنزیہی اور مالکیہ حرام ...... اور ہمارے علمائے حنفیہ فرماتے ہیں ناجائز وممنوع ومکروہ تحریمی ہے......قرآن عظیم اس لیے نہ اتارا گیا۔ ہمارا قول، قولِ مالکیہ کے قریب ہے بلکہ عند التحقیق دونوں کا حاصل ایک ہے۔ بالجملہ مذہب یہی ہے کہ منع ہے۔الخ'۔(۳)

(۱) احکام شریعت دوم، ص۱۶۔
(۲) فتاویٰ رضویہ۴/۲۲۳۔
(۳) فتاویٰ افریقہ، ص۱۶۰۔

لہٰذا جن بعض کتابوں میں قرآن سے فال نکالنے کا طریقہ لکھا ہے ہم احناف کے نزدیک صحیح نہیں اس سے بچنا ضروری ہے۔

انگریزی وضع کے کپڑے پہننا حرام

’انگریزی وضع کے کپڑے پہننا حرام سخت حرام، اشد حرام اور انہیں پہن کر نماز مکروہ تحریمی قریب بحرام، واجب الاعادہ کہ جائز کپڑے پہن کر نہ پھیرے تو گنہگار مستحقِ عذاب والعیاذ باللہ العزیز الغفار‘۔(۱)

سیاہ خضاب کی حرمت

سوال ہوا کہ سیاہ خضاب لگانا جائز ہے یا نہیں۔تو ارشاد فرمایا :

’سرخ یا زرد خضاب اچھا ہے اور زرد بہتر، اور سیاہ خضاب کو حدیث میں فرمایا ’کافر کا خضاب ہے‘۔دوسری حدیث میں ہے۔’اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کا منہ کالا کرے گا‘ یہ حرام ہے۔جواز کا فتویٰ باطل ومردود ہے‘۔(۲)

جوتا پہن کر اور میز پر کھانا

’کھانا کھاتے وقت جوتا اتار لینا سنت ہے۔دارمی وطبرانی وابو یعلی وحاکم بافادۂ تصحیح (یعنی حدیث کو صحیح بتاتے ہوئے) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

اِذَا اَکَلْتُمُ الطَّعَامَ فَاخْلَعُوْا نِعَالَکُمْ فَاِنَّهٗ اَرْوَحُ لِاَقْدَامِکُمْ وَاِنَّهَا سُنَّةٌ جمیلَةٌ .

(۱) فتاویٰ رضویہ ۳/۴۲۲۔ (۲) احکام شریعت، ۱/۷۲۔

یعنی جب کھانا کھانے بیٹھو تو جوتے اتار لو کہ اس میں تمہارے پاؤں کے لیے زیادہ راحت ہے اور یہ اچھی سنت ہے۔

شِرعَةُ الاسْلام میں ہے :

یَخْلَعُ نعلیهِ عِنْدَالطَّعَامِ ،یعنی کھاتے وقت جوتے اتار لے۔

جوتا پہنے کھانا اگر اس عذر سے ہے کہ زمین پر بیٹھا کھا رہا ہے اور فرش نہیں جب تو صرف ایک سنتِ مستحبہ کا ترک ہے، اسکے لیے بہتر یہی تھا کہ جوتا اتار لے، اور اگر میز پر کھانا ہے اور یہ کرسی پر جوتا پہنے تو یہ وضع خاص نصاریٰ کی ہے اس سے دور بھاگے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وہ ارشاد یاد کرے:

مَنْ تَشَبَّهَ بِقومٍ فَهُوَ مِنْهُمْ .

جو کسی قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ انہیں میں سے ہے‘۔(۱)

(یہ حدیث احمد وابوداؤد وابو یعلی اور طبرانی نے معجم کبیر میں عبداللہ بن عمر سے اور معجم اوسط میں حذیفہ رضی اللہ عنہم سے روایت کی، دونوں کی سند حسن ہے)

یہ وبا بھی آج کل بہت عام ہے۔حدیث وفقہ پر عمل کرنا، نصاریٰ کی تقلید اور فیشن کو چھوڑنا ہی بہتر، اور اسی میں مسلمانوں کی بھلائی ہے؛ ورنہ وعید گزری جو جس کی مشابہت کرے اس کا شمار اسی میں ہے۔اس سے ہمیں اپنے برے انجام کا اندازہ لگانا چاہیے۔

آخری چہار شنبہ (آخری بدھ)

ماہ صفر کے آخری چہار شنبہ کی نسبت جو یہ مشہور ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس میں غسل صحت فرمایا اسی بنا پر تمام ہندوستان کے مسلمان اس دن کو روز عید سمجھتے،

(۱) فتاویٰ افریقہ، ص ۳۸، فاروقیہ بک ڈپو، دہلی: ۵۲، ۵۳۔

غسل اور اظہار فرح وسرور کرتے ہیں، شرع مطہر میں اس کی اصل ہے یا نہیں؟......اس کے جواب میں ارشاد فرمایا :

'یہ محض بے اصل ہے'۔(۱)

'آخری چہار شنبہ کی کوئی اصل نہیں نہ اس دن صحت یابیِ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی ثبوت بلکہ مرض اقدس جس میں وفات مبارک ہوئی اس کی ابتدا اسی دن سے بتائی جاتی ہے'۔(۲)

پیر سے بھی پردہ ہے

بہت سے پیر مریدہ عورتوں سے پردہ نہیں کرتے۔ اس سلسلے میں امام احمد رضا قدس سرہ سے سوال ہوا تو جواب دیا :

'بیشک ہر غیر محرم سے پردہ فرض ہے، جس کا اللہ ورسول نے حکم دیا ہے جَـلّ جلا لُہ و صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه و 'اله وسلم ...... بیشک پیر مریدہ کا محرم نہیں ہو جاتا، نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑھ کر امت کا پیر کون ہوگا؟......اگر پیر ہونے سے آدمی محرم ہو جاتا تو چاہیے تھا کہ نبی سے اس کی امت میں سے کسی عورت کا نکاح نہ ہوسکتا'۔(۳)

فتاویٰ رضویہ دہم اور احکامِ شریعت وغیرہ میں بھی متعدد مقامات پر اس قسم کے اِرشادات موجود ہیں۔

(۱) عرفان شریعت،۲/۳۷۔
(۲) احکام شریعت،۲/۴۲۔
(۳) مسائل سماع، مطبوعہ لاہور، ص۲۴۔

ضروریاتِ دین کے منکر کا حکم

'فی الواقع جو بدعتی (بدمذہب) ضروریاتِ دین میں سے کسی شئے کا منکر ہو باجماعِ مسلمین قطعاً کافر ہے اگرچہ کروڑ بار کلمہ پڑھے، پیشانی اس کی سجدے میں ایک ورق ہو جائے بدن اس کا روزوں میں ایک خاکہ رہ جائے، عمر میں ہزار حج کرے لاکھ پہاڑ سونے کے راہ خدا میں دے...... لا واللہ، ہرگز ہرگز کچھ قبول نہیں، جب تک حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ان تمام ضروری باتوں میں جو وہ اپنے رب کے پاس سے لائے تصدیق نہ کرے'۔(۱)

پیغمبر اور ولی اللہ سے مدد مانگنا

سوال ہوا کہ خدا کے پیغمبروں اور ولیوں سے مدد چاہنا ان کو مصیبت کے وقت پکارنا جائز ہے یا نہیں تو اس کے جواب میں ارشاد فرمایا :

'جائز ہے جب کہ انہیں بندۂ خدا اور اس کی بارگاہ میں وسیلہ جانے اور انہیں باذنِ الٰہی وَالْمُدَبِّراتِ اَمْراً (کاموں کی تدبیر کرنے والوں) سے مانے اور اعتقاد کرے کہ بے حکم خدا ذرہ نہیں ہل سکتا، اور اللہ عزوجل کے دیے بغیر کوئی ایک حبّہ نہیں دے سکتا، ایک حرف نہیں سن سکتا پلک نہیں ہلا سکتا، اور بے شک سب مسلمانوں کا یہی اعتقاد ہے اس کے خلاف کا ان پر گمان محض بدگمانی وحرام ہے، اور ایسے سچے اعتقاد کے ساتھ ندا کرنا بلاشبہہ جائز ہے'۔

جامع ترمذی شریف وغیرہ کی حدیث میں ہے خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک نابینا کو یہ دعا تلقین فرمائی کہ نماز کے بعد یوں کہیں۔

(۱) اعلام الاعلام بان ہندوستان دار الاسلام، مطبوعہ بریلی ۱۳۴۵ھ، ص ۱۵۔

يَا مُحَمَّدُ اِنِّي اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلىٰ رَبِّي فِي حَاجَتِي هٰذِهٖ لِيُقْضىٰ لِيُ .

یارسول اللہ میں حضور کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف اپنی حاجت میں منہ کرتا ہوں تاکہ میری یہ حاجت پوری ہو......اور بعض روایات میں ہے۔

لِتَقْضِیَ لِی یَارسولَ اللّٰہِ تاکہ حضور میری یہ حاجت پوری فرمادیں۔

ان نابینا نے بعد نماز یہ دعا کی فوراً آنکھیں کھل گئیں‘۔(۱)

قبرِ ولی اللہ پر چادر کا حکم

بزرگانِ دین کی قبروں پر چادریں ڈالنے سے متعلق سوال پر تحریر فرمایا کہ عوام کی نگاہوں میں مزارات اولیا کی وقعت پیدا کرنا مقصود ہو تو جائز ہے اس سے ممانعت نہ چاہیے، پھر فرمایا :

’چادروں کے سبز و سرخ ہونے میں بھی کوئی حرج نہیں، بلکہ ریشمی ہونا بھی روا کہ وہ پہننا نہیں، البتہ باجے ناجائز ہیں، اور جب چادر موجود ہو اور وہ ہنوز پرانی یا خراب نہ ہوئی کہ بدلنے کی حاجت ہو تو بیکار چادر چڑھانا فضول ہے، بلکہ جو دام اس میں صرف کریں ولی اللہ کی روح مبارک کو ایصال ثواب کے لیے محتاج کو دیں۔

ہاں جہاں معمول ہو کہ چڑھائی ہوئی چادر جب حاجت سے زائد ہو خدام ،مساکین حاجت مند لے لیتے ہیں اور اس نیت سے ڈالے تو مضائقہ نہیں کہ یہ بھی تصدّق ہو گیا‘۔(۲)

(۱) احکام شریعت،۱/۱۶۔
(۲) احکام شریعت،۱/۲۷،کانپور۔

لہٰذا جہاں ایسا نہیں اور نہ اس نیت سے یہ زائد چادریں ڈالی جائیں تو یقیناً فضول ہوئیں ان سے بچنا ضروری اور اس دام کو صاحب مزار کے ایصالِ ثواب کے لیے صدقہ کرنا بہتر۔

آتش بازی حرام ہے

’آتش بازی جس طرح شادیوں اور شب براءت میں رائج ہے بیشک حرام اور پورا جرم ہے کہ اس میں تضییع مال (مال ضائع کرنا) ہے قرآن مجید میں ایسے لوگوں کو شیطان کا بھائی فرمایا۔ قال اللہ تعالیٰ:

وَلاتُبَذِّرْ تَبْذِیْراً ، اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کانُوْا اِخْوانَ الشَّیٰطِیْنِ وکانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّہٖ کَفُوْراً o (بنی اسرائیل:۱۷/۲۶،۲۷)

(اور فضول نہ اُڑا، بے شک اُڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں، اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے) [کنزالایمان] (۱)

انگریزی پڑھنا

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کا نظریۂ تعلیم یہ تھا کہ دینی عقائد کی ضروری معلومات کے بعد کوئی بھی زبان پڑھی جاسکتی ہے دینی مقاصد کے لیے ہو تو بہتر ہے اور دنیاوی منافع کی غرض سے ہو تو مباح، چنانچہ آپ سے سوال ہوا۔ انگریزی پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ جواباً ارشاد فرمایا :

’ذی علم مسلمان اگر بہ نیت رد نصاریٰ انگریزی پڑھے اجر پائے گا اور دنیا کے لیے صرف زبان سیکھنے یا حساب اقلیدس جغرافیہ جائز علم پڑھنے میں حرج نہیں

(۱) ہادی الناس فی رسوم الاعراس ،ص۲، وفتاویٰ رضویہ جلد دہم،ص۷۷۔

بشرطے کہ ہمہ تن اس میں مصروف ہو کر اپنے دین وعلم سے غافل نہ ہو جائے ورنہ جو چیز اپنا دین وعلم بقدر فرض سیکھنے میں مانع آئے حرام ہے، اسی طرح وہ کتابیں جن میں نصاریٰ کے عقائد باطلہ مثل انکارِ وجودِ آسمان وغیرہ درج ہیں اُن کا پڑھنا بھی روا نہیں۔'(۱)

اور سوال ہوا ایسی انگریزی پڑھنا جائز ہے یا نہیں اور بعض انگریزی خواں کہتے ہیں مولوی لوگ کیا جانتے ہیں کیا اس لفظ سے علم کی حقارت نہیں ہوئی اگر ایسا کہے تو کافر ہو گا یا نہیں؟۔تو اس کے جواب میں تحریر فرمایا :

'ایسی انگریزی پڑھنا جس سے عقائد فاسد ہوں اور جس سے علمائے دین کی توہین دل میں آئے انگریزی ہو خواہ کچھ ہو ایسی چیز پڑھنا حرام ہے۔اور یہ لفظ کہ 'مولوی لوگ کیا جانتے ہیں' اس سے ضرور علما کی تحقیر نکلتی ہے اور علمائے دین کی تحقیر کفر ہے'۔(۲)

اس سے معلوم ہوا کہ اعلیٰ حضرت کے نزدیک مطلق انگریزی کی تعلیم منع نہیں، ہاں جب یہ تعلیم اسلام کے خلاف عقائد اپنانے کا سبب بنے اس وقت ضرور منع ہے۔

غازی میاں کا بیاہ

ہندوستان میں بہت سے مقامات پر حضرت سید سالار مسعود غازی رحمۃ اللہ علیہ کے سالانہ بیاہ کی رسم منائی جاتی ہے اس کے بارے میں اعلیٰ حضرت ارشاد فرماتے ہیں :

'غازی میاں کا بیاہ کوئی چیز نہیں، محض جاہلانہ رسم ہے، نہ ان کے نشان کی کوئی اصل'۔(۳)

(۱) فتاویٰ رضویہ جلد دہم اول،ص ۹۹،مطبوعہ بیسل پور۔
(۲) فتاویٰ رضویہ ۲۴/۶،مبارک پور۔
(۳) فتاویٰ رضویہ: جلد ۱۸۹/۱۰۔

لڑکوں کے سر پر چوٹی

بعض لوگ اپنے بچوں کے سر پر کسی بزرگ کے نام پر چوٹی چھوڑتے ہیں، اس کے خلاف اعلیٰ حضرت قدس سرہ فرماتے ہیں :

'لڑکوں کے سر پر چوٹی رکھنی ناجائز اور فعل مذکور رسومِ ملعونۂ کفار (کافروں کی ملعون رسموں) سے تشبُّہ (مشابہت) ہے جس سے احتراز (بچنا) لازم'۔(۱)

نوشے کا سہرا

نوشہ کو سہرا باندھنا نیز باجے گاجے کے ساتھ بارات کا جلوس نکالنا کیسا ہے؟ اس کے جواب میں اعلیٰ حضرت کا فتویٰ ملاحظہ ہو :

'خالی پھولوں کا سہرا جائز ہے۔اور یہ باجے جو شادی میں رائج ومعمول ہیں سب ناجائز وحرام ہیں'۔(۲)

خالی پھولوں کی قید سے معلوم ہوا کہ ہندوؤں کی طرح چمکی اور پنّی کا سہرا صحیح نہیں جیسا کہ بعض جہال کو دیکھا جاتا ہے، البتہ جو مطلق سہرے کو کفر وشرک کہتے ہیں وہ شریعت مطہرہ میں اپنے نفس کو دخل دیتے ہیں، اور بلاوجہ مسلمانوں کو گنہ گار بتاتے ہیں۔

دَف بجانا سہرے پڑھنا

'ہاں! شرعِ مطہر نے شادی میں بغرضِ اعلانِ نکاح صرف دَف کی اجازت دی ہے، جب کہ مقصودِ شرع سے تجاوز کر کے لہوِ مکروہ وتحصیلِ لذتِ شیطانی کی

(۱) فتاویٰ رضویہ: جلد ۵۴/۱۰۔مطبوعہ بیسل پور۔
(۲) الملفوظ: ۳۸/۱۔رضوی کتاب گھر کا صفحہ: ۷۰۔

حدود تک نہ پہنچے۔ ولہٰذا علما شرط لگاتے ہیں کہ قواعد موسیقی پر نہ بجایا جائے (یعنی ساز کے طریقے پر نہ ہو) تال سَم کی رعایت نہ ہو، نہ اس میں جھانج ہوں کہ وہ خواہی نخواہی مُطرِب (راگ پیدا کرنے والے) وناجائز ہیں۔ پھر اس کا بجانا بھی مردوں کو ہر طرح مکروہ ہے، نہ شرف والی بیبیوں (یعنی عزت دار عورتوں) کے مناسب بلکہ نابالغہ چھوٹی چھوٹی بچیاں یا باندیاں اس کو بجائیں۔ اور اگر اس کے ساتھ کچھ سیدھے سادے اشعار یا سہرے سہاگ ہوں جن میں اصلاً نہ فحش (بیہودہ) ہو نہ کوئی بے حیائی کا ذکر، نہ فسق وفجور کی باتیں۔ نہ مجمعِ زناں (عورتوں کے مجمع) یا فاسقان میں عشقیات کے چرچے۔ نہ نامحرم مَردوں کو نغمۂ عورات کی آواز پہنچے۔ غرض ہر طرح منکَراتِ شرعیہ ومَظانِ فتنہ سے پاک ہوں تو اس میں بھی مضائقہ نہیں'۔(۱)

محفل میلاد اور شرینی

اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ بغیر مٹھائی' شیرینی کے محفل میلاد پاک نہیں ہوسکتی' یہ غلط ہے، اعلیٰ حضرت قدس سرہ اس بارے میں ارشاد فرماتے ہیں :

'یہ سمجھنا محض غلط ہے کہ بغیر شیرینی کے ثواب نہ ہوگا۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادتِ شریفہ کا ذکر اقدس ویسے ہی موجبِ ثواب نہیں۔ ہاں شیرینی میں ثواب زیادہ ہے کہ ذکر شریف کے ساتھ صدقۂ فقرا وہدیۂ اَحبّا (دوستوں کو ہدیہ) بھی شامل ہوگیا، قربتِ بدنی (بدنی عبادت) کے ساتھ قربتِ مالی (مالی عبادت) بھی ہوگئی'۔(۲)

(۱) فتاویٰ رضویہ:۱۰/۷۷،۷۸۔
(۲) فتاویٰ رضویہ:۱۰/۱۸۹۔

فاتحہ میں ثواب ہر دن برابر ہوتا ہے

فاتحہ وایصالِ ثواب کے لیے تیسرا دن یا چالیسواں دن ہونا ضروری نہیں یہ تخصیصاتِ عرفی ہیں، لوگوں نے اپنی آسانی کے لیے انھیں مقرر کر رکھا ہے کہ اس طرح ان دنوں میں فاتحہ ہوجاتا ہے؛ ورنہ بھول ہی جائیں۔ ہاں اگر کوئی یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ انھیں دنوں میں ثواب پہنچے گا باقی دنوں میں نہیں تو یہ ضرور غلط ہے، اس بارے میں اعلیٰ حضرت کا ارشاد ملاحظہ ہو :

'اگر (کوئی) یہ سمجھتا ہے کہ ثواب تیسرے ہی دن پہنچتا ہے یا اس دن زیادہ پہنچے گا اَور روز کم، تو یہ عقیدہ بھی اس کا غلط ہے۔ اسی طرح چنوں کی کوئی ضرورت نہیں (یعنی ضروری نہیں) نہ چنے بانٹنے کے سبب کوئی برائی پیدا ہو'۔(۱)

یعنی فاتحہ کے لیے چنے لازم نہیں بغیر اس کے بھی فاتحہ ہوسکتا ہے اور اگر کسی نے چنوں کا اہتمام کرلیا تو اس میں کچھ برائی بھی نہیں، کسی مباح یا امر خیر کو بلا وجہ برا کہنا خود ایک برائی ہے۔

فاتحہ میں کھانا سامنے رکھنا

کچھ لوگ یہ سوچتے ہیں کہ فاتحہ کا کھانا یا شیرینی سامنے ہونا ضروری ہے اس کے بغیر فاتحہ نہ ہوگا، حالاں کہ ایسا نہیں اس کا بیان اعلیٰ حضرت کے ایک فتوے میں ملاحظہ کریں :

'بات یہ ہے کہ فاتحہ، ایصالِ ثواب کا نام ہے اور مومن کو عمل نیک کا ایک ثواب تو اس کی نیت کرتے ہی حاصل اور کیے پر دس ہوجاتا ہے۔

(۱) الحجۃ الفائحۃ:۱۴......فتاویٰ رضویہ:۴/۱۹۳۔ و۱۰/۱۴۲۔

رہا کھانا دینے کا ثواب وہ اگرچہ اس وقت موجود نہیں تو کیا ثواب پہنچانا شاید ڈاک یا پارسل میں کسی چیز کا بھیجنا سمجھا ہوگا کہ جب تک وہ شے موجود نہ ہو کیا بھیجی جائے، حالاں کہ اس کا طریقہ صرف جنابِ باری میں دعا کرنا ہے کہ وہ ثواب میت کو پہنچائے۔ ہاں اگر کسی کا یہ اعتقاد ہے کہ جب تک کھانا سامنے نہ کیا جائے گا ثواب نہ پہنچے گا تو یہ گمان اس کا محض غلط ہے'۔(۱)

کھانا سامنے رکھنے سے یہ سمجھنا بھی غلط ہے کہ اس کو سامنے رکھنا ضروری سمجھا جاتا ہے، البتہ اگر کوئی جہالت میں ایسا سوچے تو ضرور غلط ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے مذکورہ فتوے میں صراحت فرمائی ہے۔

قبروں کو جھک کر سلام کرنا کیسا؟

بزرگوں کی قبروں کو بوسہ دینے اور ان کو بوقت حاضری جھک کر سلام کرنے سے متعلق اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں :

'قبر کو بوسہ مذہب راجح میں ممنوع ہے، اور یوں ہی جھک کر سلام کرنا بھی، لیکن ان میں کوئی کفر وشرک نہیں، ان کو کفر وشرک کہنا وہابیہ کا غلو ہے'۔(۲)

مزار کے طواف اور بوسے کا حکم

کچھ لوگ مزاراتِ اولیاے کرام کا طواف کرتے ہیں اگر یہ بہ نیت عبادت ہے تو بہر حال شرک ہے لیکن بہ نیت تعظیم بھی منع ہے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا فتویٰ ملاحظہ کریں:

(۱) فتاویٰ رضویہ:۴/۱۹۴۔
(۲) فتاویٰ رضویہ:۱۰/۶۶۔

'مزار کا طواف کہ محض بہ نیت تعظیم کیا جائے ناجائز ہے کہ تعظیم بالطواف (طواف کے ذریعہ تعظیم کا اظہار) مخصوص بہ خانۂ کعبہ ہے۔ مزار کو بوسہ نہ دینا چاہیے، علما اس میں مختلف ہیں اور بہتر بچنا۔ اور اسی میں ادب زیادہ ہے۔ آستانہ بوسی میں حرج نہیں، اور آنکھوں سے لگانا بھی جائز کہ اس سے شریعت میں ممانعت نہ آئی، اور جس چیز کو شرع نے منع نہ فرمایا منع نہیں ہوسکتی'۔(۱)

حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، حقیقی بھائی ہیں

سوال ہوا کہ حنفی مرد کے نکاح کے گواہوں میں ایک شافعی ہو تو نکاح ہوگا یا نہیں، تو جواب ارشاد فرمایا :

'حنفی کا نکاح ہوجائے گا اگرچہ وکیل وگواہ اور قاضی وولی وزوجہ سب کے سب شافعی یا مالکی یا حنبلی یا مختلف ہوں یعنی ان میں کوئی شافعی کوئی مالکی کوئی حنبلی، یوں ہی ان تینوں مذہب والوں کا نکاح صحیح ہے، اگرچہ باقی لوگ دوسرے تین مذہب کے ہوں۔ چاروں مذہب والے حقیقی عینی بھائی ہیں'۔(۲)

کئی آدمی کا بہ آوازِ بلند قرآن پڑھنا

بعض جگہ قرآن خوانی میں یا دیگر مواقع پر چند آدمی ایک ساتھ بہ آواز قرآن پڑھتے ہیں اس کا حکم بیان کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت قدس سرہ فرماتے ہیں :

'اس حالت میں لازم ہوگا کہ سب آہستہ پڑھیں، قرآن مجید میں منازعت (ٹکراؤ) کہ سب اپنی اپنی باآواز پڑھیں اور ایک دوسرے کی نہ سنیں ناجائز وحرام

(۱) فتاویٰ رضویہ:۴/۸۔ مطبوعہ مبارک پور۔ و ۴/۲۱۳۔
(۲) فتاویٰ افریقہ:۶۹۔ فاروقیہ بکڈپو، دہلی۔

ہے۔اللہ عزوجل فرماتا ہے :

وَاِذَا قُرِیئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَo

جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور بالکل چپ رہو، اس امید پر کہ رحمت کیے جاؤ‘۔(۱)

مزاراتِ اولیا پر سر کے بال اُتارنا

بعض عورتیں اپنے بچوں کے سر پر کسی بزرگ کی چوٹی چھوڑتی ہیں اس کا حکم بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا :

’جو بعض جاہل عورتوں میں دستور ہے کہ بچے کے سر پر بعض اولیائے کرام کے نام کی چوٹی رکھتی ہیں اور اس کی میعاد (مدت) مقرر کرتی ہیں اس میعاد تک کتنے ہی بار بچے کا سر منڈے وہ چوٹی برقرار رکھتی ہیں پھر میعاد گزار کر مزار پر لے جا کر وہ بال اتارتی ہیں تو یہ ضرور محض بے اصل و بدعت ہے‘۔(۲)

ستر دیکھنے سے وضو نہیں جاتا

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اپنا ستر عورت دیکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، یوں ہی غیر کا حالاں کہ ایسا نہیں، اس کی وضاحت ملاحظہ ہو :

’اپنا یا پرایا ستر دیکھنے سے اصلاً وضو میں خلل نہیں آتا، یہ مسئلہ عوام میں غلط مشہور ہے، ہاں پرایا ستر بالقصد دیکھنا حرام ہے اور نماز (کی حالت) میں اور زیادہ حرام اگر قصداً دیکھے گا نماز مکروہ ہوگی اور اتفاقاً نگاہ پڑ جائے پھر نظر پھیر لے یا آنکھیں بند کر لے تو حرج نہیں‘۔(۳)

(۱) فتاویٰ افریقہ:۴۴۔ (۲) فتاویٰ افریقہ:۸۳۔
(۳) فتاویٰ افریقہ:۱۰۴۔

شوہر بیوی کے جنازے کو کاندھا دے سکتا ہے

مرنے کے بعد (شوہر اپنی بیوی کے مرنے کے بعد) جنازے کو ہاتھ لگا سکتا ہے۔قبر میں اُتار سکتا ہے (البتہ) اس کے بدن کو ہاتھ نہیں لگا سکتا (یعنی بغیر کسی حائل کے) اسی واسطے غسل نہیں دے سکتا۔(۱)

طلاق کے بعد عورت کی عدت کیا ہے؟

طلاق کے بعد تین حیض شروع ہو کر ختم ہو جائیں (تو نکاحِ ثانی کر سکتی ہے) اور حیض والی نہ ہو (مثلاً جسے ابھی حیض ہی نہ آیا، یا بوڑھی) تو تین مہینے۔اور حاملہ (حمل والی) ہو تو جب بچہ پیدا ہو جائے، اگرچہ سال بھر بعد، یا طلاق سے ایک ہی منٹ بعد۔(۲)

نماز میں کپڑا اسمیٹنا اور کھرسنا کیسا؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کپڑا اسمیٹنے اور کھرسنے سے منع فرمایا ہے۔(۳)

جو لوگ پینٹ یا پاجامے میں کرتا، قمیص، یا بنڈی کھرس لیتے ہیں وہ اس سے اپنا انجام معلوم کریں کہ ان کی نماز کیسی ہوگی!۔یعنی کم از کم مکروہ ضرور ہوگی تو چاہیے کہ ایسی حرکت سے بچیں اور اپنی نمازوں کو مکروہ ہونے سے بچائیں۔

فاتحہ کی شیرینی کہاں کی ہو؟

اولیٰ (بہتر) یہ ہے کہ فاتحہ کے لیے شیرینی مسلمانوں کے یہاں کی ہو اور ہندو کے یہاں

(۱) عرفانِ شریعت، از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ:۳/۱ مطبوعہ مکتبۃ المصطفیٰ قادری مسجد، بریلی
(۲) عرفانِ شریعت، از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ:۳/۱ مطبوعہ مکتبۃ المصطفیٰ قادری مسجد، بریلی
(۳) عرفانِ شریعت، از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ:۳/۱۔مطبوعہ مکتبۃ المصطفیٰ قادری مسجد، بریلی

کا گوشت حرام ہے، باقی کھانوں میں مضایقہ (حرج) نہیں، اگر کوئی (اور) وجہِ شرعی مانع نہ ہو۔(۱)

لڑکے لڑکی کے لیے مدتِ بلوغ کیا ہے؟

لڑکا کم سے کم بارہ (۱۲) برس میں اور لڑکی نو (۹) برس میں۔ اور زیادہ سے زیادہ دونوں پندرہ (۱۵) برس میں (بالغ مانے جائیں گے)۔(۲)

اہل بیت میں کون کون ہیں؟

حضرت بتول (فاطمہ) زہرا کی اولادِ امجاد ہیں، پھر علی وعقیل وجعفر وعباس رضی اللہ عنہم کی اولاد اہل بیت ہیں۔ ازواجِ مطہرات رضوان اللہ علیہن اہل بیت ہیں۔(۳)

داڑھی میں ڈھاٹا باندھ کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

(داڑھی میں ڈھاٹا باندھ کر نماز پڑھنا) منع ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز میں بالوں کے روکنے سے منع فرمایا ہے۔(۴)

جاڑے کے دنوں میں بہت سے لوگ چادر یا رومال یا مفلر سے اپنی داڑھیوں کو روک لیتے ہیں اور اسی حالت میں نماز پڑھتے ہیں، یہ غلط اور منع ہے، اس سے نماز میں کراہت آتی ہے۔

داڑھی میں خضاب لگانا کیسا؟

(داڑھی میں) وسمہ (خضاب) لگانا حرام ہے۔ مہندی جائز بلکہ سنت ہے۔(۵)

---

(۱) عرفانِ شریعت: ۵/۱...... (۲) عرفانِ شریعت: ۵/۱۔ (۳) عرفانِ شریعت: ۶/۱۔ (۴) ایضاً۔
(۵) عرفانِ شریعت، از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ: ۷/۱ مطبوعہ مکتبۃ المصطفیٰ قادری مسجد، بریلی

مرد کو سونے چاندی کی انگوٹھی پہننا کیسا ہے؟

سونے کی انگوٹھی مرد کو مطلقاً (قطعی) حرام ہے۔ یوں ہی چاندی کا چھلا۔ یوں ہی چاندی کی دو یا زیادہ انگوٹھیاں۔ یوں ہی ایک انگوٹھی جس میں کئی نگ ہوں۔ یوں ہی ایک انگوٹھی جس میں ساڑھے چار ماشے (یا زیادہ) چاندی ہو۔ صرف ایک انگوٹھی ایک نگ کی ساڑھے چار ماشے سے کم چاندی کی، شوقیہ یا مہر وغیرہ کی حاجت سے مرد کو جائز ہے۔(۱)

عورت کو فاتحہ دینا کیسا؟

(عورت کو فاتحہ دینا) جائز ہے۔(۲)

عقیقے کا گوشت کون کھائے؟

عرض کیا گیا: عقیقے کا گوشت بچے کے ماں باپ، نانا نانی، دادا دادی، ماموں، چچا وغیرہ کھائیں یا نہیں؟۔

ارشاد فرمایا: (یہ) سب کھا سکتے ہیں۔ كُلُوا وتَصَدَّقُوا و اِيْتَجِرُوا.

کھاؤ، صدقہ کرو، اور ثواب میں خرچ کرو۔

(کتاب) عقود الدریہ میں ہے: احکامها احکام الأضحية. (عقیقے کے احکام مثل قربانی کے ہیں)۔(۳)

(غرضیکہ) لڑکے کے عقیقے کا گوشت، لڑکے کے والدین، (ماں باپ) اور دادا، دادی اور نانا، نانی سب کو کھانا درست ہے۔ یہی صحیح ہے۔(۴)

---

(۱) عرفانِ شریعت: ۹/۱...... (۲) عرفانِ شریعت: ۱۲/۱...... (۳) الملفوظ: ۳۵/۱، ۳۶۔
(۴) عرفانِ شریعت، از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ: ۱۲/۱ مطبوعہ مکتبۃ المصطفیٰ قادری مسجد، بریلی

دروں میں اور اِمام کے برابر کھڑا ہونا

مقتدیوں کو دَروں میں کھڑا ہونا منع ہے؛ مگر نماز ہوجائے گی (کھڑے ہونے والے) گنہ گار ہوں گے۔

امام کے برابر دو مقتدی کھڑے ہوجائیں تو نماز مکروہ تنزیہی ہوگی یعنی خلافِ اولیٰ۔
اور دو سے زیادہ برابر کھڑے ہوجائیں تو نماز مکروہ تحریمی۔اس کا پھیرنا واجب ہے۔(۱)

تنگ وقت میں وضو وغسل کر کے نمازِ فجر کا حکم

سوال ہوا: زید صبح کو ایسے تنگ وقت مین سوکر اُٹھا کہ صرف وضو کر کے نماز فجر اَدا کرسکتا ہے؛ مگر اس کو غسل کی حاجت ہے۔اس کا جواب اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے یہ ارشاد فرمایا:
تیمّم کر کے نماز (فجر) وقت میں پڑھ لے، بعد کو نہا کر اِعادہ کرے۔(پھیرے)(۲)

ایسے موقع پر بہت سے لوگ نماز ہی قضا کر دیتے ہیں اور غسل میں لگ جاتے ہیں۔ انھیں اس سے سبق لینا چاہیے کہ ایسے وقت بھی نماز قضا کرنا گناہ ہے۔

غسل کی نیت کیا ہے؟

غسل میں نیت سنت ہے۔اگر (نیت) نہ کی غسل جب بھی ہوجائے گا۔اور اس کی نیت یہ ہے کہ ناپاکی دور ہونے اور نماز جائز ہونے کی نیت کرتا ہوں۔(۳)

(۱) عرفانِ شریعت، از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ: ۱/۱۴ مطبوعہ مکتبۃ المصطفیٰ قادری مسجد، بریلی
(۲) عرفانِ شریعت، از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ: ۱/۱۷ مطبوعہ مکتبۃ المصطفیٰ قادری مسجد، بریلی
(۳) عرفانِ شریعت، از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ: ۲/۶ مطبوعہ مکتبۃ المصطفیٰ قادری مسجد، بریلی

جس ورق پر آیت قرآنی لکھی ہو اس کا چھونا

کتاب یا اخبار میں جس جگہ آیت لکھی ہے خاص اس جگہ کو بلا وضو ہاتھ لگانا جائز نہیں۔اسی طرف ہاتھ لگایا جائے جس طرف آیت لکھی ہے خواہ اس کی پشت پر، دونوں ناجائز ہیں۔ باقی ورق چھونے میں حرج نہیں۔(آیت کو) پڑھنا بے وضو جائز ہے۔ نہانے کی حاجت ہو تو حرام ہے۔(۱)

نماز میں چادر سر سے اُوڑھے

چادر ہو یا رضائی (یا کمبل) نماز میں سر سے اوڑھنا چاہیے۔نماز سے باہر اختیار ہے سر سے اوڑھے خواہ شانوں (کاندھوں) سے اس میں عورتوں سے مشابہت کہنا جہالت ہے۔صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر مبارک سے چادر اوڑھی اور حضور اس وقت ناقہ (اونٹنی) پر سوار تھے۔

جامع ترمذی میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے (مروی) ہے :

يُكْثِرُ الْقِنَاعَ كَأَنَّ ثَوْبَهُ ثَوْبُ زَيَّاتٍ .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس قدر کثرت سے کپڑا سر مبارک سے اوڑھتے کہ تیل میں ڈوب جاتا۔

معجم کبیر طبرانی میں ان دونوں (ابن عمر وانس) رضی اللہ عنہما سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کپڑا سر سے اوڑھنا ایمان والوں کی وضع ہے۔اور اسے نماز میں مکروہ کہنا بے اصل وغلط ہے۔

کتب معتمدہ میں کہیں اس کی کراہت مذکور نہیں۔سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں ابو العلا روایت کرتے ہیں کہ 'وہ چادر سر سے اوڑھے نماز پڑھ رہے تھے'۔(۲)

(۱) عرفانِ شریعت، از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ: ۲/۷ مطبوعہ مکتبۃ المصطفیٰ قادری مسجد، بریلی
(۲) عرفانِ شریعت، از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ: ۲/۸، ۹ مطبوعہ مکتبۃ المصطفیٰ قادری مسجد، بریلی

نماز میں داڑھی یا منہ چھپانا مکروہ ہے

اسے مکروہ فرمایا کہ کپڑا اس طرح اوڑھے کہ ناک یا منہ یا داڑھی چھپ جائے۔ جیسا کہ مراقی الفلاح میں ہے :

يُكرَه التلثم وتغطية الأنف والفم في الصلوٰة .

(یعنی نماز میں ڈھاٹا باندھنا، منہ اور ناک کو چھپانا مکروہ ہے۔م)

معجم کبیر میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

لا يُصَلِّيَنَّ أحدُكم وثوبُه علىٰ أنفِه فإن ذٰلک من خَطْم الشيطان .

یعنی کوئی شخص نماز اس طرح نہ پڑھے کہ کپڑا ناک پر پڑے کیوں کہ یہ شیطانی وضع ہے۔

مسند احمد وسنن اربعہ (چاروں سنن) ومستدرک حاکم میں بسند صحیح (صحیح سند کے ساتھ) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے :

نهىٰ عن السَّدْل في الصلوٰة وأن يُغطِّيَ الرجُلُ فاهُ .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ آدمی سر یا شانوں (کاندھوں) سے کپڑا اوڑھ کر اس کے دونوں کنارے چھوڑ دے اور اس سے کہ دہن (منہ) کپڑے سے چھپائے۔

مسند الفردوس میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

خبردار کوئی شخص نماز میں داڑھی نہ چھپائے کہ داڑھی بھی چہرے سے ہے۔(۱)

عورت کا نامحرم کے سامنے آنا حرام

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ ایک تفصیلی سوال کے جواب میں پردے کے

(۱) عرفانِ شریعت، از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ: ۹/۲ مطبوعہ مکتبۃ المصطفیٰ قادری مسجد، بریلی

ضروری احکام بیان فرماتے ہیں۔ مسلمان مرد وعورت انھیں دیکھیں اور عمل کی کوشش کریں؛ ملاحظہ ہو :

عورت اگر کسی نامحرم کے سامنے اس طرح آئے کہ اس کے بال اور گلے اور گردن یا پیٹھ پیٹ یا کلائی یا پنڈلی کا کوئی حصہ ظاہر ہو، یا لباس ایسا باریک ہو کہ ان چیزوں سے کوئی حصہ اس میں سے چمکے تو یہ بالاجماع (بالاتفاق) حرام؛ اور ایسی وضع ولباس کی عادی عورتیں فاسقات (گنہ گار) ہیں اور ان کے شوہر اگر اس پر راضی ہوں یا حسب مقدرت (طاقت بھر) بندوبست (انتظام) نہ کریں تو دیوث ہیں اور ایسوں کو امام بنانا گناہ۔ اور اگر تمام بدن سر سے پاؤں تک موٹے کپڑے میں خوب چھپا ہوا ہے صرف منہ کی ٹکلی کھلی ہوئی ہے جس میں کوئی حصہ کان کا یا تھوڑی کے نیچے کا یا پیشانی کے بال کا ظاہر نہیں تو اب فتویٰ اس سے بھی ممانعت پر ہے اور یہ امر (بات) شوہروں کی رضا سے ہو تو ان کی امامت سے احتراز (بچنا) اَنسب (زیادہ مناسب) کہ سدِ فتنہ (فتنے کا روکنا) اہم واجباتِ شرعیہ سے ہے۔(۱)

ہمارے مسلمان بھائی اور اسلامی خواتین ان سخت وشدید احکام کو دیکھیں، غور کریں اور نصیحت پکڑیں، آخرت بنائیں، اور خدا کے عذاب سے بچنے کی فکر کریں۔

اِمامت علما کا حق ہے

امامت؛ اصل حق حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے کہ نبی اپنی اُمت کا امام ہوتا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا): **اِنِّیۡ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا** (میں تمھیں لوگوں کا پیش وا بنانے والا ہوں) [سورۂ بقرہ: ۲/۱۲۴]

اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو نبی الانبیاء (نبیوں کے نبی) امام الائمہ (اماموں کے امام) ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اور ہر عاقل (عقل والا) جانتا ہے کہ

(۱) عرفانِ شریعت، از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ: ۳۰/۴ مطبوعہ مکتبۃ المصطفیٰ قادری مسجد، بریلی

جہاں اصل تشریف فرما نہ ہو وہاں اس کا نائب ہی قائم (کھڑا) ہوگا نہ کہ غیر۔ اور تمام مسلمان آگاہ ہیں کہ علمائے دین ہی نائبانِ حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں نہ کہ جہال (جاہل لوگ جو عالم نہ ہوں اگرچہ محض حافظ قرآن ہوں) تو امامت خاص حقِ علما ہے، جس میں جہال کو ان سے منازعت (جھگڑا) کا اصلاً (بالکل) حق نہیں۔ ولہٰذا (اسی لیے) علمائے کرام نے تصریح (صراحت) فرمائی کہ احق بالامامۃ (امامت کا زیادہ حق دار) اَعلمِ قوم (قوم میں جو سب سے بڑا علم والا) ہے۔

تنویر الابصار و درمختار وغیرہما میں ہے :

الأحق بالإمامة تقديما بل نصبا –مجمع الأنهر– الأعلم بأحكام الصلوٰة .

(امامت کا زیادہ حق دار آگے بڑھانے میں بلکہ مقرر کرنے میں (مجمع الانہر) وہ ہے جو نماز کے مسائل کا زیادہ جاننے والا ہو)۔(۱)

اَب جو لوگ عالم کو چھوڑ کر غیر عالم کو امام بنانے پر اِصرار کرتے ہیں ان پر شرعاً کیا حکم ہے، اس کو بیان کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں :

'بے شک جو عالم دین کے مقابل جاہلوں کو امام بنانے میں کوشش کرے وہ شریعت مطہرہ کا مخالف اور اللہ ورسول اور مسلمانوں سب کا خائن (خیانت کرنے والا) ہے'۔

حاکم، عقیلی، طبرانی، ابن عدی، خطیب بغدادی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

من استعمل رجلا من عصابة وفيهم من هو أرضى الله منه فقد خان الله ورسوله والمومنين .

جو کسی جماعت سے ایک شخص کو کام پر مقرر کرے اور ان میں وہ موجود ہو جو

(۱) عرفانِ شریعت، از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ: ۲۹/۳ مطبوعہ مکتبۃ المصطفیٰ قادری مسجد، بریلی

اللہ عزوجل کو اس سے زیادہ پسندیدہ ہے بے شک اس نے اللہ ورسول اور مسلمانوں سب کی خیانت کی۔(۱)

کھڑے ہوکر پیشاب کرنا کیسا؟

کھڑے ہوکر پیشاب کرنا مکروہ اور سنت نصاریٰ (نصرانیوں کا طریقہ) ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں :

من الجفاء ان يبول الرجل قائما ،

بے ادبی وبدتہذیبی ہے یہ کہ آدمی کھڑے ہوکر پیشاب کرے۔

اسے بزار نے بہ سندِ صحیح (صحیح سند سے) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔(۲)

اس کی پوری تحقیق مع ازالۂ اوہام ہمارے فتاویٰ (رضویہ) میں ہے۔

اس کی پوری تحقیق فتاویٰ رضویہ میں ہے اور جو وہم لوگوں کو اس سلسلے میں ہوتا ہے اس کا اِزالہ بھی ہے۔

مسلمانوں کا مونچھیں بڑھانا کیسا ہے؟

مونچھیں اتنی بڑھانا کہ منہ میں آئیں حرام وگناہ وسنت مشرکین ومجوس ویہود ونصاریٰ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعلیٰ درجے کی حدیث صحیح میں فرماتے ہیں :

اِحْفُوا الشَّوارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحیٰ وَلا تُشَبَّهُوا باليهُوْدِ .

رواه الإمام الطحاوي عن أنس بن مالك ولفظ مسلم عن أبي هريرة رضى الله تعالىٰ عنه : جَزُّوا الشوَارِبَ وأرْخُوا اللُّحیٰ وَخَالِفُوا الْمَجُوسَ .

یعنی مونچھیں کتر کر خوب پست کرو اور داڑھیاں بڑھاؤ، یہودیوں اور مجوسیوں کی صورت نہ بنو۔(۳)

(۱) عرفانِ شریعت: ۳/۷ ...... (۲) فتاویٰ اَفریقہ: ص۲۴ ...... (۳) فتاویٰ اَفریقہ: ص۲۶۔

تلاوت یا محفل میلاد کے درمیان تمباکو کا حکم

تلاوتِ قرآن عظیم میں سگار (سگریٹ وغیرہ) یا حقہ پینا، یا پان یا کوئی چیز کھانا بے اَدبی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں :

طَيِّبُوا أَفْوَاهَكُمْ بِالسِّوَاكِ فَإِنَّ أَفْوَاهَكُمْ طَرِيْقُ الْقُرْآنِ .

اپنے منہ مسواک سے ستھرے رکھو کہ تمھارے منہ قرآن عظیم کا راستہ ہیں۔

یوں ہی حدیث کا درس دیتے یا سبق لیتے یا باہم دَور کرتے یا وعظ کہتے یا مجلسِ میلاد مبارک پڑھتے وقت حقہ، سگار، تمباکو مطلقاً خلافِ ادب ومعیوب (برا) ہے۔ الخ (۱)

ہاں! اگر درس ووعظ کے لیے نہیں بیٹھا، ویسے ہی احباب واصحاب میں باتیں کر رہا ہے اس میں حسب معمول حقہ وغیرہ پیتا ہے اور کسی سے کوئی بات خلافِ شرع واقع ہوئی اسے نصیحت کرنے میں حرج نہیں اور اس میں تذکرۃً ایک آدھ حدیث کے کچھ الفاظ کہنا بھی ممنوع نہیں کہ یہ بحالت حدیث خوانی حقہ پینا نہ کہا جائے گا، اور ان امور کا مدار عرف پر ہے۔ (۲)

آج کل محافل میلاد میں پان، تمباکو، گٹکھا وغیرہ کا استعمال عام ہے بلکہ کہیں کہیں بانی محفل ان اشیا کو لاکر بطور خاص رکھتے ہیں۔ اسٹیج والے اور دوسرے سامعین ان کو استعمال کرتے ہیں انھیں یہ فتویٰ یاد رکھنا اور ان حرکتوں سے بچنا چاہیے بلکہ بعض شاعر اور مقرر تو گٹکھا، کھینی کھا کر ہی نعت پڑھتے اور تقریر کرتے ہیں انھیں اور زیادہ پرہیز کی ضرورت ہے۔ (ن)

پیشانی پر سیاہ دھبے کی حقیقت

بہت سے نمازیوں کی پیشانی پر دھبے پڑ جاتے ہیں۔ کچھ لوگ اسے مطلقاً برا جانتے ہیں۔ اس سلسلے میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا مفصل فتویٰ فتاویٰ افریقہ اور فتاویٰ رضویہ میں ہے جس میں ان دھبوں کی چار قسمیں بیان کر کے اعلیٰ حضرت ارشاد فرماتے ہیں :

(۱) فتاویٰ اَفریقہ، امام احمد رضا: ص ۵۳......(۲) فتاویٰ اَفریقہ، امام احمد رضا: ص ۵۳۔

بالجملہ (حاصل کلام) بدمذہب کا دھبا مذموم (برا) اور سنی میں دونوں احتمال ہیں ریا (دکھاوا) ہو تو مذموم، ورنہ محمود (پسندیدہ، اچھا) اور کسی سنی پر ریا کی تہمت تراش لینا اس سے زیادہ مذموم ومردود کہ بدگمانی سے بڑھ کر کوئی بات جھوٹی نہیں۔ قالہ سیدنا رسول اللہ (یہی فرمان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا) (۱)

ایک مسجد کی آمدنی دوسری میں، یا مدرسہ میں جائز نہیں

سوال ہوا: ایک مسجد کی ملکیت دیگر (دوسری) مسجد میں خرچ کرنا درست ہے یا نہیں؟ مسجد کا پیسہ مدرسہ میں خرچ کرنا درست ہے یا نہیں۔ جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: دونوں صورتیں حرام ہیں۔ مسجد جب تک آباد ہے اس کا مال نہ کسی مدرسے میں صرف ہوسکتا ہے، نہ دوسری مسجد میں۔ یہاں تک کہ اگر ایک مسجد میں سو (۱۰۰) چٹائیاں یا لوٹے حاجت سے زیادہ ہوں اور دوسری مسجد میں ایک بھی نہ ہو تو جائز نہیں کہ یہاں کی ایک چٹائی یا لوٹا دوسری مسجد میں دے دیں، ایسا ہی درمختار میں ہے۔ ردالمحتار (شامی) میں ہے :

المسجدُ لا يجوزُ نقلُ ماله إلى مسجدٍ آخرَ .

یعنی جائز نہیں کہ ایک مسجد کا مال دوسری مسجد کو لے جائیں۔ (۲)

مسجد کے سامان کا بھی اَدب کرے

مسجد کی کوئی چیز ایسی ہو کہ خراب ہوجاتی ہے، اس کو بیچ کر اس کی قیمت مسجد میں دیں اور جو خریدے اور اپنے مکان پر رکھے تو جائز ہے؛ مگر اسے بے اَدبی کی جگہ نہ لگائے۔ درمختار میں ہے :

حشيش المسجد وكناسته لا يلقى في موضعٍ يخل بالتعظيم .

(۱) فتاویٰ اَفریقہ، امام احمد رضا: ص ۷۶......(۲) فتاویٰ اَفریقہ، امام احمد رضا: ص ۱۹۲۔

یعنی مسجد کا گھاس کوڑا جھاڑ کر ایسی جگہ نہ ڈالیں جس سے اس کی تعظیم میں فرق آئے۔(۱)

جب گھاس کوڑے کی تعظیم کا حکم ہے تو کام کی چیزوں کا اِحترام کچھ زیادہ ہی ہوگا!۔

پتنگ اُڑانا ناجائز ہے

گن کیّا (گڈّی) اڑانا لہو ولعب ہے اور لہو (کھیل) ناجائز ہے۔ ڈور لوٹنا نُہبہ ہے اور نہبہ (یعنی لوٹنا) حرام ہے۔ لوٹی ڈور کا اگر مالک معلوم ہو تو فرض ہے اسے دے دی جائے، اگر نہ دی اور بغیر اس کی اجازت کے اس سے کپڑا سیا تو اس کپڑے کا پہننا حرام ہے، اسے پہن کر نماز مکروہ تحریمی ہے جس کا پھیرنا واجب۔

اور اگر مالک نہ (معلوم) ہو تو لقطہ ہے یعنی پڑی پائی چیز۔ واجب ہے کہ اسے مشہور کیا جائے یہاں تک کہ مالک کے ملنے کی امید قطع (ختم) ہو، اس وقت اگر یہ شخص (لوٹنے والا) غنی ہے تو فقیر کو دے دے اور فقیر ہے تو اپنے صَرف (خرچ) میں لاسکتا ہے۔ پھر جب مالک ظاہر ہو اور فقیر کے صرف میں آنے پر راضی نہ ہو تو اپنے پاس سے اس کا تاوان دینا ہوگا۔(۲)

سلام کا جواب کیسے دینا چاہیے؟

سوال ہوا: چند اشخاص ایک جگہ بیٹھے ہیں اور ایک شخص نے آکر کہا: السلام علیکم۔ اس کے جواب میں انھوں نے کہہ دیا: آداب عرض۔ یا تسلیمات۔ یا بندگی یا ایک شخص نے اپنا ہاتھ ماتھے تک اٹھا دیا اور منہ سے کچھ جواب نہ دیا، تو ان کے ذمے سے فرضِ کفایہ اُٹھ گیا یا نہیں؟

اس کے جواب میں امام احمد رضا فرماتے ہیں :

(۱) فتاویٰ اَفریقہ، امام احمد رضا: ص۱۹۳۔ مطبوعہ فاروقیہ بک ڈپو، دہلی۔

(۲) احکامِ شریعت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ: ص۴۵۔ مطبوعہ نور پبلشنگ، دہلی۔

نہ (یعنی ان کے ذمے سے فرضِ کفایہ نہ اٹھا) اور سب گنہ گار رہے جب تک ان میں کوئی وعلیکم السلام یا وعلیک السلام یا السلام علیکم نہ کہے۔ کہ الفاظ مذکورہ، بندگی، آداب عرض، تسلیمات وغیرہ الفاظِ سلام سے نہیں۔ اور صرف ہاتھ اُٹھا دینا کوئی چیز نہیں جب تک اس کے ساتھ کوئی لفظِ سلام نہ ہو۔(۱)

اس کے بعد اعلیٰ حضرت نے ایک تفصیلی بحث فقہی عبارات پیش کر کے کی ہے جسے اصل کتاب میں اہل ذوق ملاحظہ کرسکتے ہیں۔

طلاق کی تین قسمیں ہیں

آج کل عام لوگ بلکہ بعض پڑھے لکھے حضرات بھی طلاق کے اقسام سے ناواقف ہیں۔ یوں تو طلاق کے تفصیلی مسائل بہار شریعت اور فتاویٰ رضویہ وغیرہما میں دیکھے جاسکتے ہیں یہاں سرکارِ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی تحریر سے ایک جامع اقتباس پیش کیا جاتا ہے۔ ناظرین توجہ سے پڑھیں اور یاد رکھیں اور دوسروں کو بھی بتائیں۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

طلاق تین قسم ہے: رجعی۔ بائن۔ مُغلَّظہ

رجعی: وہ جس سے عورت فی الحال نکاح سے نہیں نکلتی عدت کے اندر اگر شوہر رجعت (واپسی) کرلے، وہ بدستور اس کی زوجہ (بیوی) رہے گی، ہاں عدت گزر جائے اور رجعت نہ کرے تو اس وقت نکاح سے نکلے گی، پھر بھی برضائے خود (اپنی خوشی سے) نکاح کرسکتے ہیں۔

بائن: وہ جس سے عورت فی الفور (فوراً) نکاح سے نکل جاتی ہے، ہاں برضائے خود (اپنی مرضی سے) نکاح کرسکتے ہیں، عدت کے اندر خواہ (چاہے اس کے) بعد۔

(۱) احکامِ شریعت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ: ص۵۵۔ مطبوعہ نور پبلشنگ، دہلی۔

مُغلَّظہ: وہ کہ فوراً نکاح سے نکل بھی گئی اور اب کبھی ان دونوں کا نکاح نہیں ہوسکتا جب تک حلالہ نہ ہو، یہ تین طلاقوں سے ہوتا ہے، خواہ ایک ساتھ دی ہوں، خواہ برسوں کے فاصلے سے۔(۱)

کافر کے ہاتھ کا گوشت حرام ہے

سوال کیا گیا: دیہات میں اکثر یہ رواج ہے کہ مسلمان بکرے کو ذبح کر کے چلا جاتا ہے، باقی گوشت پوست سب ہندو چک بنا کر فروخت کرتے ہیں، ایسا گوشت مسلمان کو خریدنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب میں ارشاد فرمایا: حرام ہے۔ کافر کا یہ کہنا کہ یہ وہی بکرا ہے جو مسلمان نے ذبح کیا تھا مسموع نہیں (نہیں سنا جائے گا) اس لیے کہ دیانات (دینی معاملات) میں کافر کے قول کا اِعتبار نہیں۔ إذ لا قول له فی الدیانات۔

ہاں! اگر وقت ذبح سے وقت خریداری تک مسلمان کی نگاہ سے غائب (اوجھل) نہ ہوا ہو، کوئی نہ کوئی مسلمان جب سے اب تک دیکھتا رہا ہو جس سے اس پر اطمینان ہے کہ یہ وہی جانور ہے جو مسلمان نے ذبح کیا تھا تو (اس گوشت کی) خریداری جائز ہے۔(۲)

گیسو کہاں تک ہو؟

شانوں (کاندھوں) تک گیسو (زلف) جائز ہیں بلکہ سنت سے ثابت ہیں اور شانوں سے نیچے بال کرنا عورتوں سے خاص (یعنی انھیں جائز) اور مرد کو حرام ہے۔ سرکار نے فرمایا:

لعن اللّٰہ المتشبھین بالنساء .

(اللہ کی لعنت ہے ان پر جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے ہیں)(۳)

---

(۱) احکامِ شریعت: ص۱۰۷...... (۲) احکامِ شریعت: ص۱۲۵۔

(۳) احکامِ شریعت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ: ص۱۲۷۔ مطبوعہ نور پبلشنگ، دہلی۔

آج کل بہت سے بابا بننے والے شانوں سے نیچے عورتوں کی طرح بال لٹکاتے ہیں انھیں اپنے اس غیر شرعی فعل پر نادم ہو کر توبہ کر لینی چاہیے، اور یہ بھی جان لینا چاہیے کہ قولِ رسول کے مقابلے میں کسی کا عمل دلیل نہیں ہوسکتا!۔

محفل میلاد میں ذکر شہادت نہیں چاہیے

مجلس میلاد شریف میں بعد بیان میلاد شریف، ذکر شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ اور واقعاتِ کربلا پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

اس سوال کے جواب میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ فرماتے ہیں:

علمائے کرام نے مجلس میلاد شریف میں ذکر شہادت سے منع فرمایا ہے کہ وہ مجلس سرور (خوشی کی محفل) ہے، ذکر حزن (غم کا ذکر) مناسب نہیں۔(۱)

محفل میلاد میں پیشگی لینا کیسا ہے؟

دین کی تبلیغ واشاعت میں اگر کچھ ملے لے لینا جائز ہے؛ مگر اس کو کاروبار بنالینا اور پیشگی طلب کرنا یا مقرر کر لینا کہ اتنا دوگے تو شریک محفل ہوں گے، اس کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

سوال: مجلس میلاد شریف پڑھنے کے لیے پیشتر ٹھہرالینا کہ (مثلا) ایک روپیہ دو تو ہم پڑھیں گے اور اس سے کم پر نہیں پڑھیں گے اور وہ بھی اس سے پیشگی بطور بیعانہ یا سائی جمع کرالینا جائز ہے یا نہیں۔

---

(۱) احکامِ شریعت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ: ص۱۴۵۔ مطبوعہ نور پبلشنگ، دہلی۔

جواب: اللہ عزوجل فرماتا ہے: **لَاتَشْتَرُوْا بِآيٰتِىْ ثَمَنًا قَلِيْلًا وَّاِيَّاىَ فَاتَّقُوْنِ.** (اور میری آیتوں کے بدلے تھوڑے دام نہ لو اور مجھ سے ڈرو)۔[سورۂ بقرہ:۲/۴۱] یہ ممنوع ہے اور ثوابِ عظیم سے محرومیِ مطلق۔(۱)

نماز میں اگر ٹوپی گر جائے اُٹھا لے

(نماز کے اندر اگر ٹوپی گر جائے) اٹھا لینا افضل ہے۔ جب کہ بار بار نہ گرے اور اگر تذلل وانکساری کی نیت سے سر برہنہ رہنا چاہے تو نہ اٹھانا افضل۔ یوں ہی در مختار ورد المحتار میں ہے۔(۲)

نکاح کے بعد چھوہارے لٹانا کیسا؟

س: نکاح کے بعد چھوہارے لٹانے کا جو رواج ہے یہ کہیں سے ثابت ہے؟

ج: حدیث شریف میں لوٹنے کا حکم ہے۔ لٹانے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ اور یہ حدیث دار قطنی، بیہقی اور طحاوی سے مروی ہے۔(۳)

دھوبی کے یہاں کا کھانا کیسا؟

کسی نے سوال کیا: دھوبی کے یہاں گیارہویں شریف کا کھانا جائز ہے یا نہیں تو اعلیٰ حضرت نے جواب میں فرمایا:

دھوبی کے یہاں کھانے میں کوئی حرج نہیں، یہ جو جاہلوں میں مشہور ہے کہ دھوبی کے یہاں کا کھانا جائز نہیں، محض باطل ہے۔(۴)

---

(۱) احکامِ شریعت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ: ص ۱۴۶۔ مطبوعہ نور پبلشنگ، دہلی۔
(۲) احکامِ شریعت: ص ۱۵۹...... (۳) احکامِ شریعت: ص ۲۶۶...... (۴) الملفوظ: ۱/۴۴۔

دھوبی سے مراد مسلمان دھوبی ہے۔

ریل گاڑی میں بھی قیامِ نماز فرض ہے

عرض کیا گیا: ریل گاڑی میں بیچ پر بیٹھ کر پاوں لٹکا کر فرض یا وتر پڑھے تو نماز ہوئی یا نہیں، بعض ایسا کرتے ہیں اس پر ارشاد فرمایا:

نہیں (یعنی اس طرح نماز نہ پڑھے) کہ قیام فرض ہے اور جب تک عجز (مجبوری) نہ ہو (قیام) ساقط نہیں ہوسکتا۔ فرض اور وتر اور صبح کی سنتیں یوں نہ ہوسکیں گی۔(۱)

پھر سوال ہوا کہ نادانستگی (ناواقفی) میں اگر اس طرح نماز پڑھ لی تو اعادہ ضروری ہے یا نہیں؟ اس پر ارشاد فرمایا:

جَہل (نا جاننا) عدم اعادہ (نہ پھیرنے) کا سبب نہیں ہوسکتا۔ جہل خود گناہ ہے۔ ہمارے علما نے احکام شرعیہ شرق سے غرب تک روشن کر دیے اور قرآن عظیم میں فرمایا:

فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ. (النحل:۱۶/۴۳)

تمھیں معلوم نہ ہو تو جاننے والوں سے پوچھو۔

اب نہ جاننے والے کی غلطی ہے، اس نے کیوں نہ سیکھا، کیوں نہ پوچھا۔ ان نمازوں کا اِعادہ (پھیرنا) ضرور ہے۔(۲)

---

(۱) الملفوظ: ۱/۱۹، مفتی اعظم اکیڈمی۔
(۲) الملفوظ: ۱/۱۹۔ مفتی اعظم اکیڈمی۔

شوہر کی اجازت کے بغیر مرید ہونا

سوال ہوا: عورت بغیر اجازتِ شوہر کے مرید ہوسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: ہوسکتی ہے۔(۱)

نماز کے لیے سوتے کو جگانا ضروری ہے

سوال ہوا: نماز کے واسطے سوئے آدمی کو جگانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جگانا ضرور ہے۔(۲)

اِس سلسلے میں بہت سے لوگ غفلت کا شکار ہیں بلکہ جو جگائے اس سے کہتے ہیں کہ 'سوتا ہے سونے دو' یہ بالکل غلط ہے کہ 'سوتا ہے سونے دو' ہاں! اگر معلوم ہے کہ سونے والا بیمار ہے اور وقت میں ابھی گنجایش ہے تو اس وقت تک چھوڑ سکتے ہیں کہ آخر میں وہ وقت آجائے کہ مزید تاخیر کی گنجایش نہ رہے۔ (ن)

خشخشی داڑھی یا بے داڑھی والے کی اِمامت

داڑھی سے متعلق سوالات ہوئے:

۱: داڑھی منڈانے اور خشخشی کرانے والا اور حدِ شرعی سے کم رکھنے والا فاسق ہے یا نہیں؟

۲: اور اس کے پیچھے نماز فرض خواہ تراویح پڑھنا چاہیے یا نہیں؟

۳: اور حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے حق میں کیا ارشاد فرمایا ہے؟۔

(۱) احکام شریعت: ص۱۶۴۔ (۲) احکام شریعت: ص۱۷۱۔

۴: اور وہ حشر کے دن کس گروہ میں اٹھے گا؟

ان سوالات پر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کے جوابات ملاحظہ کریں اور عبرت پکڑیں:

جواب: داڑھی منڈانے اور کتروانے والا فاسق معلن (کھلم کھلا فاسق) ہے۔

اسے امام بنانا گناہ ہے، فرض ہو یا تراویح کسی نماز میں اسے امام بنانا جائز نہیں۔

حدیث میں اس پر غضب اور ارادہ قتل وغیرہ کی وعیدیں وارد ہیں اور قرآن عظیم میں اس پر لعنت ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مخالفوں کے ساتھ اس کا حشر ہوگا۔(۱)

نیز فرمایا:

(داڑھی شرعی) ٹھوڑی سے نیچے چار انگل چاہیے۔(۲)

فروعی اختلافات میں کیا روش ہو؟

جہاں اختلافات فرعیہ ہوں جیسے باہم حنفیہ شافعیہ وغیرہما فرقِ اہل سنت میں وہاں ہرگز ایک دوسرے کو برا کہنا جائز نہیں اور فحش ودشنام (گالی گلوج) جس سے دہن آلودہ ہو کسی کو بھی نہ چاہیے۔(۳)

خدا ورسول کی محبت کس طرح دل میں پیدا ہو!

اِرشاد فرمایا: تلاوتِ قرآن مجید اور درود شریف کی کثرت اور نعت شریف کے صحیح

(۱) احکام شریعت: ص۱۷۲،۱۷۳۔
(۲) احکام شریعت: ص۱۷۲،۱۷۳
(۳) الملفوظ: ۱/۴۰۔

اَشعار خوش الحانوں سے بکثرت سنے اور اللہ و رسول کی نعمتوں اور رحمتوں میں- جو اس پر ہیں- غور کرے۔(۱)

نوکر کو نماز کی تاکید ضروری ہے

آج کل بڑے بڑے کارخانے والے اور اہل ثروت حضرات مزدوروں کو رکھتے ہیں مگر ان کو نماز کی تاکید نہیں کرتے جب کہ وہ مزدور ان کے محتاج ہوتے ہیں، ان کی تاکید کا ان پر اثر ہوگا۔ اس سلسلے میں ایک مختصر سوال اور جواب ملاحظہ فرمائیں:

س: نوکر نماز نہ پڑھے تو آقا پر مواخذہ ہے یا نہیں؟

ج: جتنی تاکید کر سکتا ہے اتنی نہ کرے تو مواخذہ (پکڑ) ہے، ورنہ نہیں۔(۲)

تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ اٹھا کر نہ چھوڑے

یہ غلطی بہت عام ہے کہ بعض لوگ تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھا کر چھوڑ دیتے ہیں پھر اٹھا کر باندھتے ہیں، اس کے بارے میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے ارشاد فرمایا:

نہیں چاہیے بلکہ بعض لوگ تو پہلوانوں کی طرح جھٹکا بھی دیتے ہیں۔(۳)

نماز جنازہ میں وضو شرط ہے

مسئلہ: ایک جنازے کی نماز میں کچھ لوگ بلا وضو بلا تیمّم شریک ہوگئے ان کی نماز ہوگئی یا نہیں؟

الجواب: جنازے کی نماز مثل اور سب نمازوں کے ہے بغیر طہارت کے ہرگز صحیح

---

(۱) الملفوظ: ص۱۳۶۔ (۲) الملفوظ: ص۳۴۴۔ (۳) الملفوظ: ص۳۷۴۔

نہیں وہ پڑھنے والے گنہ گار ہوئے اور انھوں نے بہت سخت برا کیا اور ان کی نماز ہرگز اَدا نہ ہوئی۔(۱)

بعد دفن نمازِ جنازہ کب تک؟

مسئلہ: مردے کی نماز جنازہ نہ پڑھی ہو تو کتنے دن تک پڑھنا جائز ہے؟۔

الجواب: جب تک بدن میت کا سالم ہونا مظنون (گمان میں) ہو، اور یہ امر اختلافِ موسم وحال زمین وحال میت سے جلدی و دیر میں مختلف ہو جاتا ہے، گرمی میں جلد بگڑ جاتا، سردی میں بدیر، زمین شور یا نمناک (نمک والی) میں جلد، سخت وغیر شور میں بدیر، فربہ (موٹے) مرطوب جلد، خشک ولاغر بدیر، تو اس کے لیے ایک مدت معین نہیں کر سکتے۔(۲)

آفات کے وقت نماز پڑھے

معاذ اللہ جو بات ہولناک ہو جیسے سخت آندھی، کڑک، زلزلہ، مینھ، یا برف لگاتار برسے جانا، دن کو اندھیری، رات کو خوفناک روشنی، ان سب میں مستحب ہے کہ مسلمان نفل نماز سے اپنے رب کی طرف رجوع کریں۔(۳)

مسجد کو گھن کی چیزوں سے بچانا ضروری

مسجد کو ہر گھن کی چیز سے بچانا واجب ہے، اگرچہ پاک ہو جیسے لعابِ دہن، آب بینی (ناک کا پانی)، آب وضو (وضو کا پانی جو بدن سے ٹپکے)

---

(۱) فتاویٰ رضویہ: ۳۰/۴، ۳۱۔ (۲) فتاویٰ رضویہ: ۳۱/۴۔
(۳) فتاویٰ رضویہ: ۶۳۲/۱

تنبیہ: بعض لوگ کہ وضو کے بعد اپنے منہ اور ہاتھوں سے پانی پوچھ کر مسجد میں ہاتھ جھاڑتے ہیں، محض حرام اور ناجائز ہے۔(۱)

مسجد کے چراغ سے اِستفادہ کب تک؟

مسجد میں نمازیوں کے لیے چراغ روشن ہے اس سے کتاب دیکھنا پڑھنا پڑھانا سب روا ہے، اور اگر نمازی نماز پڑھ گئے جب بھی تہائی رات تک اس سے کام لے سکتا ہے کہ اتنے وقت تک مسجد ہی کے لیے چراغ روشن رہنا ہوگا۔ اس کے بعد جائز نہیں کہ مسجد کا تیل بتی اپنے کام میں صرف کرنا ہوگا۔ (مستفاد از ہندیہ وخانیہ)

اقول: یہ وہاں کہ اس سے زیادہ وقت تک مسجد میں روشنی کی عادت نہ ہو اور اگر ساری رات روشنی رہتی ہے جیسے تینوں مسجد کریم (مسجد حرام، مسجد نبوی، مسجد اقصیٰ) میں تو رات بھر اس کی روشنی سے فائدہ لے سکتا ہے۔(۲)

جنبی کو بغیر وضو کچھ کھانا مکروہ ہے

سوال: حالت جنابت میں ہاتھ دھو کر کلی کر کے کھانا کھانا کراہت رکھتا ہے یا نہیں؟

الجواب: نہ۔ اور بغیر اس کے مکروہ۔ اور افضل تو یہ ہے کہ غسل ہی کر لے ورنہ وضو کہ جہاں جُنُب ہوتا ہے ملائکہ رحمت اس مکان میں نہیں آتے۔ کما نطقت بہ الاحادیث۔ (ایسا ہی حدیثوں میں وارد ہوا ہے)

درمختار میں ہے:

(۱) فتاویٰ رضویہ: ۱/۳۳۷۔
(۲) فتاویٰ رضویہ: ۱/۳۴۷۔

لا بأس بأكل وشرب بعد مضمضة وغسل يد وأما قبلها فيكره للجنب، ملخصا

(کوئی حرج نہیں کھانے پینے میں کلی کرنے اور ہاتھ دھونے کے بعد لیکن اس کے بغیر جنبی کو مکروہ ہے)

امام طحاوی شرح معانی الآثار میں مالک بن عبادہ غافقی رضی اللہ عنہ سے راوی کہ انھوں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ حاجت غسل میں کھانا تناول فرمایا۔ انھوں نے فاروقِ اعظم کے سامنے اس کا ذکر کیا تو فاروق اعظم کو اعتبار نہ آیا۔ انھیں کھینچتے ہوئے بارگاہ انور میں حاضر لائے اور عرض کیا یارسول اللہ! یہ کہتے ہیں کہ حضور نے بحالت جنانت کھانا تناول کیا۔ فرمایا:

نعم، إذا توضأت أكلت وشربت ولكني لا أصلي ولا أقرأ حتیٰ أغتسل.

ہاں جب میں وضو فرمالوں تو کھاتا پیتا ہوں مگر نماز وقرآن بے نہائے نہیں پڑھتا۔ واللہ اعلم (۱)

وضو کا بچا ہوا پانی پھینکنا حرام ہے

وضو کیا، لوٹے میں پانی بچ رہا، وہ دوسرے وضو میں کام آسکتا ہے، لوگ جو اسے پھینک دیتے ہیں یہ حرام ہے۔(۲)

(۱) فتاویٰ رضویہ: ۱/۲۲۰۔
(۲) فتاویٰ رضویہ: ۱/۳۱۷۔

صرف پائجامہ پہن کر باہر نکلنے والا

تنہا پاجامہ پہنے راہ میں نکلنے والا ساقط العدالۃ ،مردود الشہادۃ،خفیف الحرکات ہے۔ یہ مسئلہ خود یادرکھنے کا ہے کہ آج کل اکثر لوگوں میں اس کی بے پرواہی پھیلی ہے۔خصوصاً وہ جن کے مکان سرراہ ہیں۔فتاویٰ عالم گیریہ میں ہے :

لا تقبل شهادة من يمشي في الطريق بسراويل وحده ليس عليه غيره . كذا فى النهاية .

(اس شخص کی گواہی قابل قبول نہیں جو صرف پاجامہ پہن کر راہ چلے،اس کے علاوہ اس کے بدن پر کچھ اور نہ ہو۔ایسا ہی نہایہ کے اندر ہے)(۱)

عورتوں کو بے پردہ حلقہ ذکر میں بیٹھانا منع ہے

مسئلہ: ۱: پیر سے پردہ ہے یانہیں؟۔

۲: ایک بزرگ‘ عورتوں سے بغیر حجاب کے حلقہ کراتے ہیں اور حلقہ کے بیچ میں خود بزرگ صاحب بیٹھتے ہیں،توجہ ایسی دیتے ہیں کہ عورتیں بے ہوش ہوجاتی ہیں،اچھلتی کودتی ہیں اور ان کی آواز مکان سے باہر دور سنائی دیتی ہے۔ایسی بیعت ہونا کیسا ہے؟۔

الجواب: ۱: پیر سے پردہ واجب ہے جب کہ محرم نہ ہو۔واللہ تعالیٰ اعلم

۲: یہ صورت محض خلاف شرع وخلافِ حیا ہے،ایسے پیر سے بیعت نہ چاہیے۔واللہ تعالیٰ اعلم (۲)

---

(۱) فتاویٰ رضویہ:۱۵۸/۱۔

(۲) اَحکامِ شریعت:۴۸/۲